

تَعْلِيمُ النَّحْوِ

درجہ اولیٰ کے علم النحو کے لیے
ترتیب دی گئی مفید کتاب جو مطلوبہ استعداد کے
حصول میں ان شاء اللہ معاون ثابت ہوگی

تَرْتِيبُ

اَساتذہ جَامعۃ العُلوم الاسلامیۃ
عَلامہ بنوری ٹاؤن کراچی



مجلس دعوت و تحقیق اسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تعلیم النخو

درجہ اولی کے علم النخو کے لیے

ترتیب دی گئی مفید کتاب جو مطلوبہ استعداد کے

حصول میں ان شاء اللہ معاون ثابت ہوگی

ناشر

مجلس دعوت و تحقیق اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

کتاب کا نام..... تعلیم النور
 ترتیب..... اساتذہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
 طبع اول..... رمضان ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء
 ناشر..... مجلس دعوت و تحقیق اسلامی
 ملے کا پتہ..... مکتبہ بینات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
 کراچی، پاکستان



021-34913570-34123366-34121152

فہرست مضامین

معرب اور مبنی

۲۳	معرب کی تعریف
۲۳	مبنی کی تعریف
۲۳	عادل کی تعریف
۲۳	اعراب کی تعریف
۲۳	معمول کی تعریف

معرب کا بیان

۲۳	اعراب کی پہلی تقسیم (بالحرکتہ وبالحرک)
۲۳	اعراب کی دوسری تقسیم (لفظی، تقدیری، محلی)
۲۴	معرب کی اعرابی حالتیں (رفعی، نصبی، جری، جزی)
۲۳	معرب کی تقسیم (اسم متمکن، فعل مضارع)
۲۵	اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تقسیم
۲۵	مفرد منصرف صحیح
۲۵	مفرد منصرف جاری مجری صحیح
۲۵	جمع مکسر منصرف صحیح
۲۶	جمع مؤنث سالم
۲۶	غیر منصرف
۲۶	اسماء ستہ
۲۶	اسماء ستہ کے اعراب کی شرط
۲۷	تشبیہ و ملحق بہ تشبیہ
۲۷	کلا و کلثا کے اعراب کی شرط
۲۷	جمع مذکر سالم و ملحق بہ جمع مذکر سالم
۲۸	اسم مقصور منصرف
۲۸	غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یا ممتکلم
۲۸	اسم منقوص
۲۹	جمع مذکر سالم مضاف بہ یا ممتکلم

۹	پیش لفظ
۱۲	ہدایات برائے مدرسین

مقدمہ

۱۵	علم الخو کا مختصر تعارف
۱۶	لفظ کی تعریف
۱۶	لفظ کی تقسیم (موضوع، مہمل)
۱۶	لفظ موضوع کی تقسیم (مفرد، مرکب)
۱۶	کلمہ کی تقسیم (اسم، فعل، حرف)
۱۶	اسم کی علامات
۱۷	فعل کی علامات
۱۸	حرف کی علامات
۱۹	اسم کی پہلی تقسیم (واحد، ثثنیہ، جمع)
۱۹	جمع کی تقسیم (جمع سالم، جمع مکسر)
۱۹	جمع سالم کی تقسیم (مذکر سالم، مؤنث سالم)
۱۹	جمع مکسر کی تقسیم (جمع قلت، جمع کثرت)
۲۰	جمع قلت کے اوزان
۲۰	جمع کثرت کی تقسیم (منتہی الجموع، غیر منتہی الجموع)
۲۰	جمع منتہی الجموع کی پہچان
۲۰	جمع غیر منتہی الجموع کے اوزان
۲۱	اسم کی دوسری تقسیم (مذکر مؤنث)
۲۱	علامات تانیث
۲۱	مؤنث کی پہلی تقسیم (مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی)
۲۱	علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم
۲۲	اسم کی تیسری تقسیم (معرفہ و مکروہ)
۲۲	معرفہ کی تقسیم

۳۸.....	ضمیر منفصل کی تقسیم (مرفوع منفصل، منصوب منفصل)	۲۹.....	مسلمی کی تعلیل (حاشیہ)
۳۹.....	ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم (بارز، مستتر)	۳۰.....	اقسام اسم متمکن کے اعراب کا نقشہ
۴۰.....	اسماء اشارات کا بیان	۳۱.....	منصرف و غیر منصرف کا بیان
۴۰.....	اسم اشارہ کی تقسیم (قریب، بعید، متوسط)	۳۱.....	غیر منصرف کا حکم
۴۰.....	اسماء موصولات کا بیان	۳۱.....	اسباب منع صرف
۴۰.....	اسم موصول کی تعریف	۳۱.....	عدل وصف
۴۰.....	صلہ کی تعریف	۳۲.....	تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع ترکیب، وزن فعل، الف نون
۴۱.....	من اور مائیں فرق	۳۳.....	غیر منصرف کی پہچان
۴۱.....	ای اور ایہ کا حکم (حاشیہ)	۳۳.....	غیر منصرف علم کی صورتیں
۴۲.....	اسماء افعال کا بیان	۳۳.....	غیر منصرف صفت کی صورتیں
۴۲.....	اسم فعل کی تقسیم (بمعنی ماضی، بمعنی امر، بمعنی مضارع)	۳۳.....	اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تقسیم
۴۳.....	اسماء اصوات کا بیان	۳۴.....	مضارع مفرد صحیح
۴۳.....	اسم صوت کی تقسیم (حاشیہ)	۳۴.....	مضارع مفرد ناقص الفی
۴۳.....	مرکبات کا بیان (مرکب بنائی، مرکب منع صرف، صوتی)	۳۴.....	مضارع مفرد ناقص واوی یا یائی
۴۴.....	اسماء کنایہ کا بیان	۳۴.....	مضارع متصل بہ نون اعرابی
۴۴.....	کم استفہامیہ و کم خبریہ	۳۵.....	اعرابی حالتوں کی علامات
۴۴.....	کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں فرق	۳۵.....	حالت رقی کی علامات
۴۴.....	کم کا محلی اعراب	۳۵.....	حالت نصی کی علامات
۴۵.....	ظرف مبنیہ کا بیان	۳۵.....	حالت جری کی علامات
۴۷.....	اسماء استفہام کا بیان	۳۵.....	حالت جزی کی علامات
۴۸.....	اسماء شرط کا بیان		

مبنی کا بیان

۴۹.....	مرکب کی تقسیم (مفید و غیر مفید)	۳۶.....	مبنی کی تعریف
۴۹.....	جملہ کی پہلی تقسیم (جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ)	۳۶.....	مبنی کی تقسیم (مبنی اصل، مشابہ مبنی اصل)
۵۰.....	جملہ کی دوسری تقسیم (جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ)	۳۶.....	اسم غیر متمکن کا بیان
۵۰.....	جملہ انشائیہ کی تقسیم (امر، نہی، استفہام)	۳۷.....	اسم غیر متمکن کی تقسیم
۵۰.....	تمنی اور ترجی میں فرق	۳۷.....	ضما کا بیان
۵۱.....	مرکب غیر مفید کی تقسیم (اضافی، توصیفی، بنائی، مزجی)	۳۷.....	ضمیر کی تعریف
۵۱.....	مرکب مزجی کی تقسیم (منع صرف، صوتی)	۳۷.....	ضمیر غائب کا مرجع
۵۲.....	جملہ شرطیہ کا بیان	۳۷.....	ضمیر کی تقسیم (ضمیر متصل، ضمیر منفصل)
		۳۷.....	ضمیر متصل کی تقسیم (مرفوع متصل، منصوب متصل، مجرور متصل)

۵۹	اعراب و بناء کے اعتبار سے منادی کی صورتیں
۶۰	مشابہ مضاف کی تعریف
۶۰	مفعول فیہ کا بیان
۶۰	مفعول لہ کا بیان
۶۰	مفعول معہ کا بیان
۶۱	حال کا بیان
۶۱	حال و ذوالحال کے احکام
۶۱	تمیز کا بیان
۶۱	تمیز کی تقسیم (تمیز عن المفرد، تمیز عن النسبة)
۶۲	تمیز اور حال میں فرق (حاشیہ)
۶۳	مستثنیٰ کا بیان
۶۳	کلمات استثناء
۶۳	مستثنیٰ کی تقسیم (متصل و منقطع)
۶۳	الہ کے بعد مستثنیٰ کا حکم
۶۳	لیس، لایکون کے بعد مستثنیٰ کا حکم
۶۳	خلا اور عدا کے بعد مستثنیٰ کا حکم
۶۳	ماخلا اور ما عدا کے بعد مستثنیٰ کا حکم
۶۵	افعال ناقصہ کی خبر کا بیان
۶۵	افعال ناقصہ کی خبر کا حکم
۶۵	حروف مشبہ بالفعل کے اسم کا بیان
۶۵	ما و لا مشبہین بلیس کی خبر کا بیان
۶۵	لائے نفی جنس کے اسم کا بیان
۶۵	لائے نفی جنس کے اسم کا حکم

مجرورات کا بیان

۶۷	اضافت کا بیان
۶۷	اضافت کی تقسیم (اضافت لفظی، اضافة معنوی)
۶۷	اضافت معنوی کے احکام

اسماء معمولہ کا بیان

۵۳	مرفوع کی تعریف
۵۳	منصوب کی تعریف
۵۳	مجرور کی تعریف

مرفوعات کا بیان

۵۳	فاعل کا بیان
۵۳	فاعل کے احکام
۵۳	فعل کو واحد، متشبیہ اور جمع لانے کے قاعدے
۵۳	فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کے قاعدے
۵۵	تائب فاعل کا بیان
۵۵	مبتدا کا بیان
۵۵	مبتدا کے احکام
۵۵	مبتدا قسم ثانی
۵۵	مبتدا کی دونوں قسموں میں فرق
۵۶	خبر کا بیان
۵۶	خبر کے احکام
۵۶	ظروف اور جار مجرور کا خبر ہونا
۵۷	افعال ناقصہ کے اسم کا بیان
۵۷	حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان
۵۷	حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم
۵۷	ما و لا مشبہین بلیس کے اسم کا بیان
۵۷	لائے نفی جنس کی خبر کا بیان

منصوبات کا بیان

۵۸	مفعول مطلق کا بیان
۵۸	مفعول مطلق کی پہلی تقسیم (مطلق لفظی، مطلق معنوی)
۵۸	مفعول مطلق کی دوسری تقسیم (تاکیدی، عددی، نوعی)
۵۹	مفعول بہ کا بیان
۵۹	مفعول بہ کے احکام
۵۹	منادی کا بیان

توابع کا بیان

۷۶	لات کے عمل کی دو شرطیں
۷۷	لائعنی جنس کا بیان
۷۷	فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف
۷۷	فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف
۷۹	فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف

افعال عاملہ کا بیان

۸۰	فعل کی پہلی تقسیم (فعل معلوم، فعل مجہول)
۸۰	فعل کی دوسری تقسیم (فعل لازم، فعل متعدی)
۸۰	فعل متعدی کی تقسیم
۸۰	فعل لازم کو متعدی بنانا (حاشیہ)
۸۱	فعل معلوم کا عمل
۸۱	فعل مجہول کا عمل
۸۱	فعل کی تیسری تقسیم (ماضی، مضارع، امر)
۸۲	افعال ناقصہ
۸۳	افعال مقاربہ
۸۴	افعال مقاربہ کی تقسیم (افعال مقاربہ افعال رجاء، افعال شروع)
۸۵	افعال قلوب
۸۵	افعال قلوب کے احکام
۸۶	افعال مدح و ذم کا بیان
۸۶	مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم
۸۷	فعل تعجب کا بیان

اسماء عاملہ کا بیان

۸۸	اسم فاعل کا بیان
۸۸	اسم فاعل کے عمل کی شرط
۸۹	اسم مبالغہ
۸۹	اسم مبالغہ کے عمل کی شرط
۹۰	اسم مفعول
۹۰	اسم مفعول کے عمل کی شرط
۹۱	صفت مشبہ

۶۸	تابع کی تعریف
۶۸	تابع کی تقسیم
۶۸	صفت کا بیان
۶۸	صفت کے فائدے (حاشیہ)
۶۸	صفت کی تقسیم (بحال موصوف، بحال متعلق موصوف)
۶۸	صفت بحال موصوف کا حکم
۶۹	صفت بحال متعلق موصوف کا حکم
۶۹	معطوف کا بیان
۶۹	ضمیر مرفوع متصل پر عطف
۶۹	ضمیر مجرور متصل پر عطف
۷۰	تاکید کا بیان
۷۰	تاکید کی تقسیم (تاکید لفظی، تاکید معنوی)
۷۱	بدل کا بیان
۷۱	بدل کی تقسیم (بدل الکل، بدل الاشتمال، بدل البعض، بدل الغلط)
۷۲	عطف بیان کا بیان

عوامل کا بیان

۷۳	عامل کی تقسیم (عامل لفظی، عامل معنوی)
۷۳	عوامل لفظیہ کا بیان

حروف عاملہ

۷۳	اسم میں عمل کرنے والے حروف
۷۳	حروف جارہ کا بیان
۷۴	جار اور مجرور کے ترکیبی احکام
۷۴	حروف مشبہ بالفعل کا بیان
۷۵	اَنَّ کی پہچان (حاشیہ)
۷۵	اِنَّ کی پہچان (حاشیہ)
۷۶	ماو لا مضمینین پلیس کا بیان
۷۶	ما کے عمل کی تین شرطیں
۷۶	لا کے عمل کی تین شرطیں

۹۸.....	حروف تفسیر	۹۱.....	صفت مشبہ کے عمل کی شرط
۹۸.....	حروف تنبیہ	۹۱.....	صفت مشبہ کا استعمال
۹۸.....	حروف ذواب	۹۱.....	صفت مشبہ کا معمول
۹۸.....	حروف عرض و تخصیص	۹۲.....	اسم تفضیل
۹۸.....	حرف توقع	۹۲.....	اسم تفضیل کا عمل
۹۹.....	حرف ردع	۹۲.....	اسم تفضیل کا استعمال
۹۹.....	نون توین	۹۲.....	اسم تفضیل کی بناء
۱۰۰.....	کتاب کے اہم مراجع و مصادر	۹۳.....	مصدر
		۹۳.....	مصدر کا عمل
		۹۳.....	مصدر کے عمل کی شرط
		۹۳.....	مصدر کا استعمال
		۹۳.....	اسم مضاف
		۹۳.....	مضاف کا عمل
		۹۴.....	اسم تام مبہم
		۹۴.....	اسم کے تام کے ہونے کی صورت
		۹۴.....	اسم تام مبہم کا عمل
		۹۴.....	اسم فعل
		۹۴.....	اسم فعل کا عمل
		۹۵.....	اسم شرط جازم
		۹۵.....	اسم شرط کا عمل

عوامل معنویہ کا بیان

۹۵.....	مبتدا اور خبر کا عامل
۹۵.....	فعل مضارع کا عامل رافع

حروف غیر عاملہ

۹۶.....	حروف عطف
۹۶.....	حروف نداء
۹۶.....	حروف مصدریہ
۹۷.....	حروف استفہام
۹۷.....	حروف شرط غیر جازمہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله
وصحبه أجمعين، أما بعد .

اسلام اور عربی زبان کا باہمی محکم رشتہ محتاج بیان نہیں، اسلام کا بنیادی پیغام ”قرآن کریم“ عربی زبان میں ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ارشادات کا عظیم الشان ذخیرہ ”احادیث مبارکہ“ بھی عربی زبان میں ہے۔

اسی طرح عربی علوم سیکھنے اور پڑھنے کے لیے صرف ونحو کی ضرورت و اہمیت بھی بیان کی محتاج نہیں، لہذا دیگر عربی علوم کی تحصیل سے قبل بقدر ضرورت صرف ونحو کی تعلیم بہت ضروری ہے، تاکہ طلبہ کو قرآن و حدیث کے سمجھنے اور علوم عالیہ اور علمی مآخذ و مراجع سے استفادہ کرنے میں سہولت و آسانی ہو۔

دینی مدارس میں درس نظامی کے نصاب میں مبتدی طلبہ کو صرف ونحو کے موضوع پر مختلف کتابیں پڑھانے کا معمول چلا آ رہا ہے، ان کتب کے انتخاب میں مبتدی طلبہ کی ذہنی صلاحیت و استعداد کو بہر حال مد نظر رکھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صرف ونحو کے نصاب میں حسب موقع رد و بدل بھی ہوتا رہا، جس میں بنیادی سوچ و فکر یہ رہی کہ صرف ونحو کی تعلیم کے لیے جو بھی کتاب اپنے اسلوب، حسن تعبیر اور زبان و بیان کے اعتبار سے استفادہ کرنے میں آسان محسوس ہوئی، اس کو بطور نصاب تجویز کر لیا گیا اور ایک عرصہ تک وہ کتاب زیر درس رہی۔

ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ کو جامعہ کی مجلس تعلیمی نے جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے درس نظامی کی تدریس سے

وابستہ تمام مدرسین اور اساتذہ کو جمع کر کے دوروزہ ”مجلس محاضرہ“ کا انعقاد کیا، جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام نے تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، بلاغت اور صرف و نحو کے طریقہ تدریس اور طرز تعلیم کی مزید بہتری اور افادیت کے لیے اپنے گراں قدر تجربات کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے مفید تجاویز دیں۔

صرف و نحو کے محاضرے میں یہ پہلو بھی سامنے آیا کہ ہمارے ہاں صرف و نحو پڑھانے کے لیے جوابدہائی کتابیں نصاب میں شامل ہیں، وہ تقریباً فارسی زبان میں ہیں جب کہ فارسی زبان فی زمانہ ابتدائی طلبہ کے لیے انتہائی مشکل ہے، خصوصاً درجہ متوسطہ پڑھے بغیر براہ راست درجہ اولیٰ میں داخل ہونے والے طلبہ تو اس سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں جب کہ ایسے ہی طلبہ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایسے طلبہ پر دوبرابوجھ پڑتا ہے، یعنی ایک طرف نامانوس زبان کا بوجھ اور دوسری طرف فن کا بوجھ، نتیجتاً فن پر مطلوبہ محنت تقسیم ہو جاتی ہے جس کی بناء پر فن میں مطلوبہ استعداد اور مہارت پیدا نہیں ہو پاتی۔

اس مشکل کے حل کے لیے صرف و نحو پڑھانے والے اساتذہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں اس بات پر زور دیا کہ صرف و نحو کے موضوع پر اردو زبان میں ایسا درسی مواد ترتیب دیا جائے جو زبان و بیان میں انتہائی آسان ہو، تعبیر و اسلوب میں سہل ترین ہونے کے علاوہ مروجہ زیر درس کتابوں کی خصوصیات کا حامل بھی ہو، چنانچہ ان اہداف کو مد نظر رکھتے ہوئے ”علم نحو“ کے موضوع پر ایک کتاب ”تعلیم الخو“ کے نام سے مرتب کی گئی، جس میں علم نحو کی ضروری اصطلاحات، اور قواعد کے علاوہ ہر بحث سے متعلق تمرینات کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، البتہ کتاب کا حجم کم رکھنے کے لیے تماریں کا حصہ الگ رکھا گیا ہے جو ”تدریب الخو“ کے نام سے انشاء اللہ علیحدہ شائع ہوگا۔

جامعہ کی مجلس تعلیمی نے ”علم نحو“ کی اس کتاب کو ایک سال آزمائشی نصاب کے طور پر جامعہ و شاخہائے جامعہ میں درجہ اولیٰ کے طلبہ کے لیے منظور کیا تھا، اس دوران یہ کتاب اس فن کے پڑھانے والے کئی اساتذہ کرام کی تصحیحات و ترمیمات سے بھی گزری، پھر سال کے آخر میں جامعہ کے اساتذہ کی ایک کمیٹی نے مسلسل ایک ماہ کی مشاورت کے بعد مدرسین اور دیگر اہل علم کی تجاویز کی روشنی میں اس میں مفید تبدیلیاں کیں، بعض ایسی تبدیلیاں بھی کی گئیں جو ہمارے یہاں ہندوپاک کی مروجہ درسی کتب سے مختلف ہیں، لیکن یہ تبدیلیاں قدیم اور معتبر کتب کے بالکل موافق ہیں، دوران تالیف ہر مسئلہ میں علم نحو کے مستند اور معتبر مراجع و مصادر پیش نظر رہے، ان مراجع کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

”علم نحو“ پڑھانے والے اساتذہ یا فن نحو سے فاضلانہ مناسبت رکھنے والے اہل علم کی مفید تجاویز اور مشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، نیز کتابت یا کسی بھی قسم کی فنی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے والے اساتذہ کرام اور طلبہ عظام کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

سلیمان یوسف بنوری

نائب رئیس جامعہ

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

مقدمہ

ہدایات برائے مدرسین

کسی بھی فن کو پڑھانے سے قبل اس فن کی ہدایات اور طریقہ تعلیم سے طلبہ کو روشناس کرانا بے حد ضروری ہے، تاکہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی محنت ضائع نہ ہو، خصوصاً جب کہ فن بھی نیا ہو، طالب علم بھی مبتدی ہو۔ علم نحو کے سلسلے میں کی گئی کاوش بار آور اور مفید اسی وقت ثابت ہو سکتی ہے جب کہ اساتذہ کرام مندرجہ ذیل ہدایات اور طریقہ تعلیم کو ملحوظ رکھیں:

۱۔ مقدار خواندگی: سبق ابتداء میں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھایا جائے تاکہ طالب علم کو فن اور کتاب سے ایک حد تک مناسبت پیدا ہو جائے، فن سے کچھ مناسبت پیدا ہو جانے کے بعد بتدریج مقدار خواندگی میں اضافہ کیا جائے، چونکہ کتاب کا ابتدائی حصہ نسبتاً آسان ہے، لہذا کوشش کی جائے کہ سال کی ابتداء ہی میں اس حصے کو پڑھا دیا جائے، تاکہ جو حصہ مشکل ہے اور انتہائی ضروری بھی ہے اس کو زیادہ وقت مل سکے اور ساتھ ساتھ نصاب وقت پر پورا ہو اور سال کے آخر میں طلبہ کو پوری کتاب از سر نو پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو، چنانچہ مقدار خواندگی کی شکل کچھ یوں بنے گی کہ:

ابتداء سال تا سہ ماہی: از ابتداء کتاب تا اختتام بحث اسماء شرط (صفحہ ۲۸ تا ۱۵)

سہ ماہی تا ششماہی: از بحث مرکب تا اختتام بحث حروف عاملہ (صفحہ ۷۹ تا ۳۹)

ششماہی تا سالانہ: از بحث افعال عاملہ تا اختتام کتاب (صفحہ ۹۹ تا ۸۰)

اساتذہ کرام اس بات کی کوشش فرمائیں کہ نصاب ۲۰/ جمادی الاخریٰ تک مکمل ہو جائے تاکہ سال کے آخر میں طلبہ کو دوبارہ پوری کتاب پر محنت اور استاذ کو کتاب سننے کا موقع مل سکے۔

۲۔ استاذ کی ذمہ داری: کتاب پڑھانے والے محترم استاذ کی ذمہ داری صرف انہی قواعد کو یاد کرانے کی ہے جو کتاب میں مذکور ہیں، مزید قواعد کا اجراء تمرین اور عبارات کا حل تمرین کے استاذ کی ذمہ داری ہے، لہذا کتاب پڑھانے والے استاذ زیادہ زور قواعد پر دیں استاذ ان قواعد کو سمجھا کر اور خوب اچھی طرح یاد کر اکر فردا فردا ہر طالب علم سے ان قواعد کو سنیں۔

۳۔ بورڈ کا استعمال: قواعد سمجھانے کے لیے بورڈ کا استعمال ضروری ہے لہذا استاذ محترم مشکل قواعد اور مباحث کو سمجھانے کے لیے بورڈ پر ان کے نقشے بنا کر سمجھائیں تاکہ طالب علم کے لیے ان قواعد کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

۴۔ ترغیب و تشویق: استاذ محترم طلبہ کو فن نحو کے فوائد و ثمرات بتلا کر اس فن میں دلچسپی لینے اور اس کے سیکھنے کی ترغیب دیں اور اس میں ذوق و شوق پیدا کرائیں، تاکہ طلبہ محنت و لگن اور ذوق و شوق سے اس فن کو سیکھ کر مطلوبہ استعداد اور اس فن میں کمال حاصل کر سکیں۔

۵۔ مسابقات: طلبہ میں مزید شوق و رغبت پیدا کرنے کے لیے وقفہ فوق الفہم قواعد اور یادداشت قواعد کا مقابلہ کرایا جائے اور کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں انعامات سے نوازا جائے یا کم از کم زبانی ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

یہ مسابقتے ماہانہ کلاس کی سطح پر منعقد کیے جائیں، جبکہ سہ ماہی، ششماہی امتحان کے بعد باقاعدہ ادارہ کی سطح پر درجہ اولیٰ کے مختلف فریقوں کے درمیان یہ مسابقتے منعقد کیے جائیں۔

کوشش کی جائے کہ مسابقتے کی نوعیت اس طرح مرتب کی جائے کہ اس میں اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ ہر قسم کا طالب شریک ہو

۶۔ جائزہ: ہر پندرہ روز میں ایک بار جائزہ امتحان لیا جائے تاکہ طلبہ کو گذشتہ اسباق یاد کرنے کی فکر ہو اور طلبہ کی تعلیمی کیفیت اور صورت حال استاذ کے سامنے آتی رہے۔

۷۔ تکرار کی جماعت: ابتداء میں ہی جائزہ لے کر طلبہ کو تین جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے:

۱۔ اعلیٰ ۲۔ اوسط ۳۔ ادنیٰ پھر طلبہ کی مختلف جماعتیں بنا کر اعلیٰ طالب علم کو اوسط اور ادنیٰ کے تکرار کا امیر بنادیا جائے اور اس کی ذمہ داری لگائی جائے کہ وہ اوسط اور ادنیٰ کو سبق بھی یاد کروائے گا اور ان سے سبق بھی سنے

گا، استاذ محترم وقتاً فوقتاً اعلیٰ طلبہ سے اوسط اور ادنیٰ طلبہ کے تکرار کے احوال پوچھتے رہیں، تاکہ سال کے اختتام تک اوسط اور ادنیٰ طلبہ بھی کسی نہ کسی درجہ میں اعلیٰ طلبہ کی سطح تک پہنچ سکیں۔

۸۔ سبق سننے کا اہتمام: استاذ روز کا سبق روز سنے، اگر استاذ ہر طالب علم سے روزانہ کا سبق خود نہ

سن سکے تو بغیر ترتیب کے چند طلبہ سے خود سن کر دوسرے طلبہ کا سبق اعلیٰ طلبہ سے سنوائے تاکہ طلبہ پابندی سے سبق یاد کر کے آئیں، نیز وقتاً فوقتاً اس کا بھی جائزہ لیا جائے کہ طلبہ قواعد کو سمجھ بھی رہے ہیں کہ نہیں۔

۹۔ تصحیح کتاب: استاذ کو کتاب میں جہاں کوئی بات قابل اصلاح نظر آئے، اپنی کتاب میں اس کی

اصلاح کرے اور اپنی مفید تجاویز اور تنقیحات کو حواشی پر تحریر کر کے مجلس تعلیمی کو مطلع فرمائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

۱۰۔ حواشی کا اہتمام: کتاب کے حواشی بہت اہم فوائد پر مشتمل ہیں، استاذ ان حواشی کو باقاعدہ پڑھائیں

اور سمجھائیں، البتہ اگر یاد کرنے میں طلبہ کو دشواری ہو تو یاد نہ کرائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد
المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد .

علم انجو کا مختصر تعارف

علم انجو کی تعریف:

علم انجو وہ علم ہے جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑنے کا طریقہ اور معرب و ثنی ہونے کے لحاظ سے تینوں
کلموں کے آخر کی حالت معلوم ہو۔

موضوع:

علم انجو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض:

علم انجو کی غرض و غایت یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولتے اور لکھتے وقت غلطی سے محفوظ رہے۔

واضح:

واضح کا معنی ہے بنیاد رکھنے والا، علم انجو کی بنیاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ابوالاسود الدکلی نے رکھی۔

لفظ کی تعریف:

انسان کے منہ سے حروف کی صورت میں جو آواز نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں جیسے: کِتَاب

لفظ کی تقسیم

لفظ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظ موضوع ۲۔ لفظ مہمل

لفظ موضوع: بمعنی لفظ کو کہتے ہیں جیسے کُتْرُ اسْتَدَّ (کاپی) رَجُلٌ (آدمی)

لفظ مہمل: بے معنی لفظ کو کہتے ہیں جیسے دَبْرُ کہ اس کا کوئی معنی نہیں۔

لفظ موضوع کی تقسیم

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرد ۲۔ مرکب

مفرد: وہ تھا لفظ ہے جو ایک معنی بتائے، جیسے: يَدٌ، كَتَبَ، مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلمات سے مل کر بنے جیسے كِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب) اَنَا طَالِبُ الْعِلْمِ (میں طالب علم ہوں)

کلمہ کی تقسیم

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ ہو جیسے خَالِدٌ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی ہو جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)

حرف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرا کلمہ ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے اِنْ (اگر) لَمْ (نہیں)

اسم کی علامات

اسم کی مشہور علامات یہ ہیں:

۱۔ کلمہ کے شروع میں "اَلْ" ہونا جیسے الْقَمَرُ

۲۔ کلمہ کے شروع میں حرف جر ہونا جیسے بزید، حروف جر سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں:

باو تاو کاف و لام و واو، مُنْذُ و مُذْ، حَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَذَا، فِي، عَنْ، عَلَى، حَتَّى، إِلَى

۳۔ کلمہ کے شروع میں حرف ندا ہونا جیسے یا زید، حروف ندا پانچ ہیں:

يَا أَيَا هَيَا أَيْ (ہمزہ مفتوحہ)

۳۔ کلمہ کے آخر میں تاء تانیث متحرکہ ہونا جیسے طَلْحَةُ

۴۔ کلمہ کے آخر میں تنوین ہونا جیسے رَجُلٌ

۵۔ کلمہ کا مضاف ہونا جیسے بَيْتُ اللَّهِ (اللہ کا گھر)

مُضَاف: وہ اسم ہے جس کی حرف جر مقدر کے واسطے سے دوسرے اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو^(۱)

۶۔ کلمہ کا مسند الیہ ہونا جیسے زَيْدٌ كَاتِبٌ (زید لکھنے والا ہے)

مُسْنَدٌ إِلَيْهِ: وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے لفظ کی ایسی نسبت کی گئی ہو جس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح ہو۔

فعل کی علامات

فعل کی مشہور علامات یہ ہیں:

۱۔ کلمہ کے شروع میں قَدْ، سَيَنْ، يَأْسُوفُ ہونا جیسے قَدْ أَفْلَحَ، سَيَنْصُرُ، سَوْفَ تَنْصُرُ

۲۔ کلمہ کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہونا جیسے يَنْصُرُ حروف اتین چار ہیں:

ہمزہ . تاء . ياء . نون ، ان کا مجموعہ اَتَيْن ہے۔

۳۔ کلمہ کے شروع میں حرف جازم ہونا جیسے لَمْ يَنْصُرُ حروف جازمہ پانچ ہیں:

لَمْ . لَمَّا . لام امر . لاء نہی . اِنْ شرطیہ۔

(۱) مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان حرف جر مقدر ہوتا ہے کبھی لام مقدر ہوتا ہے جیسے غُلَامٌ زَيْدٌ میں، کبھی فی مقدر ہوتا ہے

جیسے صَلَوَةُ اللَّيْلِ میں اور کبھی من مقدر ہوتا ہے جیسے خَاتَمُ فَضْلِهِ میں۔

۴۔ کلمہ کے شروع میں حرف ناصب ہونا جیسے لَنْ یُنْصُرَ، حروف ناصبہ چار ہیں:

أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

۵۔ کلمہ کے آخر میں تاء تانیث ساکنہ ہونا، جیسے: نَصْرَتْ

۶۔ کلمہ کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ یعنی نون مشدداً یا خفیفہ یعنی نون ساکن ہونا، جیسے: اُكْتُبَنَّ، اُكْتُبُنْ

۷۔ کلمہ کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز (ظاہر) ہونا، جیسے: نَصْرَتْ، نَصْرَتْ، نَصْرَتْ

۸۔ کلمہ کا امر یا نہی ہونا، جیسے: اُنْصُرْ، لَا تَنْصُرْ

حرف کی علامت

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو جیسے مِنْ، إِلَى۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

اسم کی پہلی تقسیم

افراد کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

تثنیہ: وہ اسم ہے جس کو واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا کر بنایا گیا ہو،

تاکہ وہ ایک جیسے دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو مرد)

جمع: وہ اسم ہے جس کو واحد میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا گیا ہو، تاکہ وہ دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے، جیسے

رِجَالٌ (کئی مرد) مُسْلِمُونَ (کئی مسلمان)

جمع کی تقسیم

جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن نہ بدلے جیسے مُسْلِمُونَ

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بدل جائے جیسے رِجَالٌ

جمع سالم کی تقسیم

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں واو اور نون مفتوح یا یاء اور نون مفتوح ہوں، جیسے

مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ

جمع مؤنث سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع مکسر کی تقسیم

جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جمع قَلَّت ۲۔ جمع کثرت (۱)

(۱) علامہ اشونانی نے جمع قلت و کثرت کی تقسیم جمع مکسر کے ساتھ خاص کی ہے اور جمع سالم کو مطلق جمع کے لیے قرار دیا ہے۔

جمع قُلْتُ: وہ جمع مکسر ہے جو تین سے لے کر دس افراد تک پر دلالت کرے جیسے اَشْهُوْ (چند مہینے)

جمع قُلْتُ کے اوزان: جمع قُلْتُ کے چار اوزان ہیں:

۱۔ اَفْعُلْ جیسے ذِرَاعٌ کی جمع اَذْرُعْ

۲۔ اَفْعَالٌ جیسے ثَوْبٌ کی جمع اَثْوَابٌ

۳۔ اَفْعِلَّةٌ جیسے رَغِيفٌ کی جمع اَرْغِفَةٌ

۴۔ فَعْلَةٌ جیسے غُلَامٌ کی جمع غِلْمَةٌ

جمع کثرت: وہ جمع مکسر ہے جو تین سے لے کر دس سے زائد افراد تک پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ

جمع کثرت کی تقسیم

جمع کثرت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جمع مُنْتَهٰی الجموع ۲۔ جمع غیر مُنْتَهٰی الجموع

جمع مُنْتَهٰی الجموع: وہ جمع مکسر ہے جس کی مزید جمع مکسر نہ آسکے جیسے مَسَاجِدُ

جمع مُنْتَهٰی الجموع کی پہچان:

جمع مُنْتَهٰی الجموع کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہوتا ہے، الف کے بعد اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور

ہوتا ہے اور اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہوتا ہے جیسے مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ

جمع غیر مُنْتَهٰی الجموع: منتہی الجموع کے علاوہ باقی جموع کثرت کو غیر منتہی الجموع کہتے ہیں

جمع کثرت غیر مُنْتَهٰی الجموع کے اوزان: جمع کثرت غیر مُنْتَهٰی الجموع کے سولہ اوزان ہیں: (۱)

۱. فَعْلٌ جیسے حُمْرٌ ۲. فَعْلٌ جیسے صُبْرٌ ۳. فَعْلٌ جیسے غُرْفٌ

۴. فَعْلٌ جیسے عَلَلٌ ۵. فَعْلَةٌ جیسے كَمَلَةٌ ۶. فَعْلَةٌ جیسے دُعَاةٌ (دُعَوَةٌ)

۷. فَعْلَةٌ جیسے قِرْطَةٌ ۸. فَعْلَى جیسے قَتْلَى ۹. فَعْلٌ جیسے صُرْبٌ

۱۰. فَعَالٌ جیسے صَوَامٌ ۱۱. فِعَالٌ جیسے كِرَامٌ ۱۲. فُعُولٌ جیسے نُمُورٌ

۱۳. فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ ۱۴. فُعْلَانٌ جیسے رُغْفَانٌ ۱۵. فُعْلَاءٌ جیسے شُرَفَاءٌ

۱۶. اَفْعِلَاءٌ جیسے اَنْبِيَاءٌ

(۱) ان مثالوں کے مفردات بالترتیب درج ذیل ہیں اَحْمَرٌ، صُبُورٌ، غُرْفَةٌ، عَلَّةٌ، ذَاعٌ، كَامِلٌ، قُرْطٌ، قَتِيلٌ، صَارِبٌ، صَائِمٌ،

كَرِيمٌ، نَمِرٌ، غُلَامٌ، رَغِيفٌ، شَرِيفٌ، نَبِيٌّ

اسم کی دوسری تقسیم

اسم کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود نہ ہو جیسے رَجُلٌ، نُورٌ
مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود ہو جیسے فَاطِمَةُ، ظُلْمَةُ
علامت تانیث: اسم میں تانیث کی تین علامات ہیں:

۱۔ تاء متحرکہ جیسے فَاطِمَةُ ۲۔ الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلَى ۳۔ الف مدودہ زائدہ جیسے حَمْرَاءُ

الف مقصورہ: وہ زائدہ الف ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے حُبْلَى
الف مدودہ: وہ زائدہ ہمزہ ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے الف ہو جیسے حَمْرَاءُ (۱)

مؤنث کی پہلی تقسیم

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مؤنث حقیقی ۲۔ مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو جیسے فَاطِمَةُ، نَاقَةٌ، زَيْبٌ

مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَةُ، أَرْضٌ

علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم

علامت تانیث کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مؤنث قیاسی ۲۔ مؤنث سماعی

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث ظاہر ہو جیسے عَائِشَةُ، ظُلْمَةُ

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث مقدّر ہو جیسے أَرْضٌ، یہ اصل میں أَرْضَةٌ تھا کیونکہ اس

کی تصغیر أَرْضَةٌ آتی ہے اور تصغیر سے لفظوں کی اصل معلوم ہوتی ہے۔ (۲)

(۱) صحیح قول کے مطابق حمراء میں ہمزہ علامت تانیث ہے اس لیے الف مدودہ کی تعریف تبدیل کی گئی ہے

(۲) درج ذیل اسماء مؤنث استعمال ہوتے ہیں ۱۔ انسان کے جو اعضاء دو ہیں سوائے خَدَّ (رخسار) اور حَاجِب (ابرو) کے جیسے يَدٌ، عَيْنٌ
كَفٌّ ۲۔ عورتوں کے نام جیسے هِنْدٌ، زَيْنَبٌ ۳۔ جہنم کے نام جیسے جَهَنَّمُ، سَعِيرٌ، جَعِيمٌ

اسم کی تیسری تقسیم

معین اور غیر معین ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ معرفہ، ۲۔ نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی معین اور مخصوص چیز سمجھ میں آئے جیسے مَکَّةُ (ایک معین جگہ کا نام ہے)

نکرہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی غیر معین چیز سمجھ میں آئے جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک آدمی)

معرفہ کی تقسیم

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ ضمیر ۲۔ اسم اشارہ ۳۔ اسم موصول ۴۔ علم ۵۔ معرفہ بہ لام ۶۔ معرفہ بہ اضافت ۷۔ معرفہ بہ نداء

ضمیر: وہ اسم ہے جس سے متکلم، مخاطب یا غائب سمجھ میں آئے جیسے اَنَا، أَنْتَ، هُوَ۔

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا جائے جیسے هَذَا

اسم موصول: وہ اسم ہے جو بعد میں آنے والے جملہ کے بغیر کلام کا مکمل جزء نہ بن سکے جیسے الَّذِي،

اسم موصول کے بعد آنے والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں جیسے جَاءَ الَّذِي ضَرَبَ فِي ضَرْبٍ
صلہ ہے۔

علم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو جیسے زَيْدٌ، عَبْدِ اللَّهِ، مَكَّةُ، زَمْزَمُ

معرفہ بہ لام: وہ اسم ہے جس پر الف لام داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو جیسے الرَّجُلُ (خاص مرد)

معرفہ بہ اضافت: وہ اسم ہے جو معرفہ کی مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے كِتَابُهُ

كِتَابُ هَذَا، كِتَابُ الَّذِي جَاءَ، كِتَابُ زَيْدٍ، كِتَابُ الرَّجُلِ

معرفہ بہ نداء: وہ اسم ہے جس پر حرف نداء داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو جیسے يَا طَالِبُ

(۱) ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کی مزید تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کے بیان میں آئیں گی

مُعَرَّب اور مَبْنِی

عربی زبان کے تمام الفاظ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مُعَرَّب ۲۔ مَبْنِی

مُعَرَّب: معرب وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے (۱) جیسے جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَوْرَثٌ بِزَيْدٍ ان مثالوں میں زَيْدٌ معرب ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدل رہا ہے۔

مَبْنِی: مبنی وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هُوْلَاءُ، رَأَيْتُ هُوْلَاءُ، مَوْرَثٌ بِهَوْلَاءٍ ان مثالوں میں هُوْلَاءُ مبنی ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدل رہا ہے۔

عامل: وہ سبب ہے جس کی وجہ سے لفظ کے آخر پر اعراب آئے، یہ کبھی اسم ہوتا ہے جیسے كِتَابُ زَيْدٍ میں كِتَابُ کبھی فعل ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ اور کبھی حرف ہوتا ہے جیسے فِی الدَّارِ میں فِی۔

اعراب: وہ حرکت یا حرف ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے جیسے زَيْدٌ کا ضمہ، مُسْلِمُوْنَ کا واو۔

معمول: وہ لفظ ہے جس پر عامل کی وجہ سے اعراب آئے جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ معمول ہے کیونکہ اس پر عامل (جَاءَ) کی وجہ سے اعراب آ رہا ہے۔

معرب کا بیان

اعراب کی پہلی تقسیم

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکت ۲۔ اعراب بالحرَف

اعراب بالحرکت: وہ اعراب ہے جو ضمہ، فتح، کسرہ یا سکون کے ساتھ ہو جیسے زَيْدٌ کا ضمہ، زَيْدٌ کا فتح، زَيْدٌ کا کسرہ اور لَمْ يَنْصُرْ کا سکون۔

اعراب بالحرَف: وہ اعراب ہے جو واو، الف، یاء یا نون کے ساتھ ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ کا واو، رَجُلَانِ کا الف،

مُسْلِمِيْنَ کی یاء اور يَنْصُرُوْنَ کا نون۔

(۱) معرب کو عام فہم انداز میں ذہن نشین کرانے کے لیے علامہ رشتیری کی تعریف کو اختیار کیا گیا جو درحقیقت معرب کا حکم ہے۔

اعراب کی دوسری تقسیم

اعراب کی تین قسمیں ہیں ۱۔ لفظی ۲۔ تقدیری ۳۔ محلی

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ کا اعراب لفظی ہے

اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو بلکہ مقدر ہو جیسے جَاءَ مُوسَى میں مُوسَى کا اعراب تقدیری ہے

اعراب محلی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو نہ مقدر ہو بلکہ عامل کی وجہ سے ایک فرضی تبدیلی مانی گئی ہو یعنی بنی ایسی جگہ واقع ہو کہ اگر اس جگہ کوئی معرب واقع ہوتا تو اس پر لفظی یا تقدیری اعراب آتا جیسے جَاءَ هُوَ لَاءِ میں هُوَ لَاءِ کا اعراب محلی ہے۔

معرب کی اعرابی حالتیں:

معرب کی اعرابی حالتیں چار ہیں: ۱۔ حالت رفعی ۲۔ حالت نصی ۳۔ حالت جری ۴۔ حالت جزمی، حالت رفعی اور نصی اسم اور فعل دونوں میں ہوتی ہیں، حالت جری صرف اسم میں ہوتی ہے اور حالت جزمی صرف فعل میں ہوتی ہے۔

معرب کی تقسیم

معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اسم متمکن ۲۔ فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو بنی اصل کے مشابہ نہ ہو جیسے زَيْدٌ (۱)

(۱) اسم متمکن کی تعریف میں علامہ زبخری کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تقسیم

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چودہ قسمیں ہیں:

- ۱۔ مفرد منصرف صحیح
- ۲۔ مفرد منصرف جاری مجری صحیح
- ۳۔ جمع مکسر منصرف صحیح
- ۴۔ جمع مؤنث سالم
- ۵۔ غیر منصرف
- ۶۔ اسماء ستہ
- ۷۔ تشنیہ
- ۸۔ ملحق بہ تشنیہ
- ۹۔ جمع مذکر سالم
- ۱۰۔ ملحق بہ جمع مذکر سالم
- ۱۱۔ اسم منقوص
- ۱۲۔ اسم مقصور منصرف
- ۱۳۔ غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم
- ۱۴۔ جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم

۱۔ مفرد منصرف صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو..... مفرد ہو یعنی تشنیہ و جمع نہ ہو..... منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو..... صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَيْدٌ

۲۔ مفرد منصرف جاری مجری صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو مفرد منصرف ہو اور اس کے آخر میں واو یا یاء ماقبل ساکن ہو جیسے ذَلُوْ، طَبِیٌّ،

عَدُوْ، کُوْسِیٌّ

۳۔ جمع مکسر منصرف صحیح:

وہ اسم متمکن ہے جو..... جمع مکسر ہو یعنی سالم نہ ہو..... منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو..... صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے رَجَالٌ

ان تین قسموں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحة لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں کسره لفظی کے ساتھ ہوتا ہے،

مفرد منصرف صحیح کی مثال جیسے جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ،

مفرد منصرف جاری مجری صحیح کی مثال جیسے هَذَا ذَلُوْ، رَأَيْتُ ذَلُوْا، نَظَرْتُ اِلٰی ذَلُوْ،

جمع مکسر منصرف صحیح کی مثال جیسے جَاءَ رَجَالٌ، رَأَيْتُ رَجَالًا، مَرَرْتُ بِرَجَالٍ

۴۔ جمع مؤنث سالم:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں الف اور تاء زائد ہوں جیسے مُسْلِمَات
اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ لفظی کے ساتھ ہوتا ہے،
جیسے جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
۵۔ غیر منصرف: (۱)

وہ اسم متمکن ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو
پایا جائے جیسے أَحْمَدُ، زَيْنَبُ، حَمْرَاءُ
اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں فتح لفظی کے ساتھ ہوتا ہے
جیسے جَاءَ أَحْمَدُ، رَأَيْتُ أَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ
۶۔ اسماء ستہ:

اسماء ستہ سے مراد درج ذیل چھ اسماء ہیں: اَبٌ . اَخٌ . حَمٌ . هُنَّ . فَمٌ . ذُو
ان کا اعراب حالت رفعی میں واو کے ساتھ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں یاء کے
ساتھ ہوتا ہے جیسے هَذَا اَبُوهُ، رَأَيْتُ اَبَاهُ، نَظَرْتُ اِلَى اَبِيهِ
اسماء ستہ کے اعراب کی شرط:

- ۱۔ یہ اسماء مفرد ہوں اگر تثنیہ یا جمع ہونگے تو ان کا اعراب تثنیہ اور جمع والا ہوگا
- ۲۔ یہ اسماء مکبر ہوں اگر مصغر ہونگے تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا
- ۳۔ یہ اسماء مضاف ہوں اگر مضاف نہیں ہونگے تو بھی ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا
- ۴۔ یہ اسماء یاء متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں اگر یاء متکلم کی طرف مضاف ہونگے تو ان کا اعراب کتابی کی طرح تقدیری ہوگا

۷۔ تشنیہ:

وہ اسم متمکن ہے جس کو واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا کر بنایا گیا ہو تاکہ وہ دو افراد پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ (دو مرد)

۸۔ ملحق بہ تشنیہ:

وہ اسم متمکن ہے جو تشنیہ نہ ہو لیکن اس کا اعراب تشنیہ والا ہو جیسے کِلَا ، اِثْنَانِ ، اِثْنَتَانِ ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے

تشنیہ کی مثال جیسے جَاءَ رَجُلَانِ ، رَأَيْتُ رَجُلَیْنِ ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
ملحق بہ تشنیہ کی مثال جیسے جَاءَ اِثْنَانِ کِلَاهُمَا ، رَأَيْتُ اِثْنَیْنِ کِلَیْهِمَا ، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ کِلَیْهِمَا
کِلَا وَ کِلْتَا کے اعراب کی شرط:

کِلَا وَ کِلْتَا کے مذکورہ اعراب کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں گے تو ان کا اعراب اسم مقصور کی طرح تقدیری ہوگا جیسے جَاءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ
۹۔ جمع مذکر سالم:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں واو اور نون مفتوح یا یاء اور نون مفتوح ہوں جیسے مُسْلِمُونَ ، مُسْلِمَیْنِ
۱۰۔ ملحق بہ جمع مذکر سالم:

وہ اسم متمکن ہے جو جمع مذکر سالم نہ ہو لیکن اس کا اعراب جمع مذکر سالم والا ہو جیسے اُولُوْ (۱)، عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک

ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں واو کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جمع مذکر سالم کی مثال جیسے جَاءَ مُسْلِمُونَ ، رَأَيْتُ مُسْلِمَیْنِ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَیْنِ
ملحق بہ جمع مذکر سالم کی مثال جیسے جَاءَ عِشْرُونَ رَجُلًا وَ اُولُوْ مَالٍ ، رَأَيْتُ عِشْرَیْنِ رَجُلًا وَ اُولَیْ مَالٍ ، مَرَرْتُ بِعِشْرَیْنِ رَجُلًا وَ اُولَیْ مَالٍ

(۱) اُولُوْ: یہ ذوقی جمع من غیر لفظ ہے اور اس میں الف کے بعد والا وائیں پڑھا جاتا۔

۱۱۔ اسم مقصور منصرف:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور منصرف ہو جیسے الْعَصَا
فائدہ: بعض اوقات تعلیل کی وجہ سے اسم مقصور کا الف حذف ہو جاتا ہے جیسے عَصَا لیکن تعلیل کے بعد بھی وہ اسم
مقصور کہلاتا ہے اور اس کا اعراب اسم مقصور والا ہوتا ہے
۱۲۔ غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یا متکلم:

وہ اسم متمکن ہے جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور یا متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِي
۳۱۔ دونوں قسموں کا اعراب حالت رُفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح تقدیری کے ساتھ اور
حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے
اسم مقصور منصرف کی مثال جیسے اَيْنَ الْعَصَا، رَأَيْتُ الْعَصَا، نَظَرْتُ إِلَى الْعَصَا
غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یا متکلم کی مثال جیسے هَذَا كِتَابِي، رَأَيْتُ كِتَابِي، نَظَرْتُ إِلَى كِتَابِي
فائدہ:

اسم مقصور اگر غیر منصرف ہو تو حالت جری میں اس کا اعراب فتح تقدیری کے ساتھ ہوگا جیسے مَرَزْتُ بِمُوسَى
۱۱۔ اسم منقوص:

وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسورہ ہو جیسے الْقَاضِي
اس قسم کا اعراب حالت رُفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح لفظی کے ساتھ اور حالت جری
میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَاضِي، رَأَيْتُ الْقَاضِي، مَرَزْتُ بِالْقَاضِي.

فائدہ:

بعض اوقات تعلیل کی وجہ سے اسم منقوص کی یاء حذف ہو جاتی ہے جیسے قَاضٍ لیکن تعلیل کے بعد بھی وہ
اسم منقوص کہلاتا ہے اور اس کا اعراب اسم منقوص والا ہوتا ہے۔

۱۴۔ جمع مذکر سالم مضاف بہ یاء متکلم:

وہ اسم ممکن ہے جو جمع مذکر سالم ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِیَّ (۱)۔
اس قسم کا اعراب حالت رفعی میں واقعہ تقدیری کے ساتھ اور حالت نصی و جری میں یاء لفظی کے ساتھ ہوتا ہے
جیسے جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

(۱) مُسْلِمِیَّ حالت رفعی کی تعلیل:

اصل میں مسلمون تھا، یاء متکلم کی طرف مضاف کرنے سے نون جمع گر گیا، تو مُسْلِمُوْیَّ ہو گیا، واو اور یاء ایک حکمی کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن تھا، لہذا واو کو سید کے قاعدے سے یاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں ادغام کیا اور ما قبل کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

مُسْلِمِیَّ حالت نصی و جری کی تعلیل:

اصل میں مسلمین تھا، یاء متکلم کی طرف اضافت کرنے سے نون جمع گر گیا، تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا، اب ایک جیسے دو حرف جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن تھا، لہذا پہلے کو مَدَّ، خُذَّ کے قاعدے سے دوسرے میں ادغام کیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

اقسام اسم متمکن کے اعراب کا نقشہ

نمبر شمار	اسم متمکن کی قسمیں	نمبر شمار	اعراب	مثالیں
۱	مفرد منصرف صحیح	۱	حالت رفی ضمہ لفظی کے ساتھ	جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
۲	مفرد منصرف قائم مقام صحیح		حالت نصی فتح لفظی کے ساتھ	هَذَا دَلْوٌ، رَأَيْتُ دَلْوًا، نَظَرْتُ إِلَى دَلْوٍ
۳	جمع مکسر منصرف صحیح		حالت جری کسر لفظی کے ساتھ	جَاءَ رَجَالٌ، رَأَيْتُ رَجَالًا، مَرَرْتُ بِرَجَالٍ
۴	جمع مؤنث سالم	۲	حالت رفی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصی و جری کسر لفظی کے ساتھ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
۵	غیر منصرف	۳	حالت رفی ضمہ لفظی کے ساتھ حالت نصی و جری فتح لفظی کے ساتھ	جَاءَ أَحْمَدُ رَأَيْتُ أَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ
۶	اسماء ستہ	۴	حالت رفی واو کے ساتھ حالت نصی الف کے ساتھ حالت جری یا کے ساتھ	جَاءَ أَبُوكَ رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيكَ
۷	تشبیہ	۵	حالت رفی الف کے ساتھ	جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
۸	ماثق بہ تشبیہ		حالت نصی و جری یا، ماقبل مفتوح کے ساتھ	جَاءَ اثْنَانِ كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ كِلَيْهِمَا
۹	جمع مذکر سالم	۶	حالت رفی واو کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمُونَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ، جَاءَ أَوْلُو مَالٍ
۱۰	ماثق بہ جمع مذکر سالم		حالت نصی و جری یا، ماقبل کسور کے ساتھ	وَعَشْرُونَ، رَأَيْتُ أَوْلَى مَالٍ وَعَشْرِينَ، مَرَرْتُ بِأَوْلَى مَالٍ وَعَشْرِينَ
۱۱	اسم منقوص	۷	حالت رفی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصی فتح لفظی کے ساتھ حالت جری کسر تقدیری کے ساتھ	جَاءَ الْقَاضِي، رَأَيْتُ الْقَاضِيَّ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيَّ
۱۲	اسم مقصور منصرف	۸	حالت رفی ضمہ تقدیری کے ساتھ	أَيْنَ الْعَصَا، رَأَيْتُ الْعَصَا، نَظَرْتُ إِلَى الْعَصَا، هَذَا كِتَابِي، قَرَأْتُ كِتَابِي، نَظَرْتُ إِلَى كِتَابِي
۱۳	غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یا، متکلم		حالت نصی فتح تقدیری کے ساتھ حالت جری کسر تقدیری کے ساتھ	
۱۴	جمع مذکر سالم مضاف بہ یا، متکلم	۹	حالت رفی واو تقدیری کے ساتھ حالت نصی و جری یا، لفظی کے ساتھ	جَاءَ مُسْلِمِيَّ رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

منصرف و غیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نواسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو اسباب کے

قائم مقام ہونہ پایا جائے جیسے زَيْدٌ

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نواسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو اسباب کے

قائم مقام ہو پایا جائے جیسے أَحْمَدُ، حَمْرَاءُ

غیر منصرف کا حکم: غیر منصرف کے دو حکم ہیں:

۱۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے حالت جری میں اس کا اعراب فتح کے ساتھ ہوتا ہے۔

۲۔ اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر ”اَل“ داخل ہو تو اس پر حالت جری میں کسرہ آئے گا جیسے مَرَزْتُ

بِالْمَسَاجِدِ وَمَرَزْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ

اسباب منع صرف

منع صرف کے نواسباب ہیں (۱):

۱۔ عدل ۲۔ وصف ۳۔ تانیث ۴۔ معرفہ ۵۔ عجمہ ۶۔ جمع ۷۔ ترکیب ۸۔ وزن فعل

۹۔ الف و نون زائد تین

عدل: اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف کسی صرفی قاعدے کے بغیر تبدیل ہونا عدل کہلاتا ہے

جیسے عُمَرُ یہ اصل میں عَامِرٌ تھا۔ (۲)

وصف: اسم کا مبہم ذات اور اس کی صفت بتانا وصف کہلاتا ہے جیسے أَحْمَرُ

(۱) ان نواسباب کے بیان میں صرف تعریفات اور بعض اہم شرطوں پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۲) عدل کے چھ اوزان ہیں: ۱. فَعْلٌ جیسے عُمَرُ، ۲. فَعْلٌ جیسے سَحَرُ، ۳. فَعْلٌ جیسے اُمُسُ (عند تمیم)، ۴. مَفْعَلٌ جیسے مَثَلْتُ، ۵. فَعَالٌ جیسے ثَلَاثُ، ۶. فَعَالٌ جیسے قَطَامٌ (عند تمیم). کذا فی الرضی

تانیث: یعنی اسم کا مؤنث ہونا، اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ تانیث لفظی جیسے طَلْحَةُ، فَاطِمَةُ.

۲۔ تانیث معنوی جیسے زَيْنَب

فائدہ: تانیث معنوی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم یا عجمی ہو جیسے مَآءُ (ایک شہر کا نام ہے) یا تین حرفی سے زائد

ہو جیسے زَيْنَب یا درمیان والی حروف متحرک ہو جیسے سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے) اگر ان تین میں

سے ایک صورت بھی نہ پائی گئی تو اسم کو منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے جیسے ہِنْدُ.

۳۔ تانیث بہ الف مقصورہ زائدہ، جیسے نُصْرٰی (سب سے زیادہ مدد کرنے والی ایک عورت).

۴۔ تانیث بہ الف ممدودہ زائدہ، جیسے حَمْرَاءُ.

فائدہ: تانیث بہ الف مقصورہ و ممدودہ دو سبب کے قائم مقام ہے، یعنی ایک ہی سبب سے کلمہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔

معرفہ: معرفہ سے مراد اسم کا علم ہونا جیسے اِسْمَاعِیلُ

عجمہ: عجمہ سے مراد اسم کا عربی کے علاوہ کسی اور زبان سے ہونا جیسے اِبْرَہِیْمُ (جو عبرانی زبان کا لفظ ہے)

عجمہ کے لیے یہ شرط ہے کہ اسم کے حروف تین سے زیادہ ہوں (۱) جیسے اِبْرَہِیْمُ اگر اسم تین حرفی ہے تو

منصرف ہوگا جیسے نُوحُ

جمع: جمع سے مراد اسم کا جمع متبہی الجموع ہونا جیسے مَسَاجِدُ

فائدہ: جمع متبہی الجموع بھی دو سبب کے قائم مقام ہے۔

ترکیب: ترکیب سے مراد اسم کا مرکب منع صرف ہونا جیسے بَعْلَبَکْ (ایک شہر کا نام ہے)

فائدہ: مرکب منع صرف کا پہلا جزء فتح پر مبنی اور دوسرا جزء غیر منصرف ہوتا ہے۔

وزن فعل: وزن فعل سے مراد اسم کا فعل کے وزن پر ہونا جیسے اَحْمَرُ یہ اَسْمَعُ کے وزن پر ہے۔

الف و نون زائد تین: الف و نون زائد تین سے مراد یہ ہے کہ اسم کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں جیسے عُثْمَانُ

(۱) عجمہ کی شرط ابن ہشام کی واضح المسالک سے لی گئی ہے۔

غیر منصرف کی پہچان:

غیر منصرف کی دو قسمیں ہیں: ۱- ایک سبب سے غیر منصرف ۲- دو سببوں سے غیر منصرف

ایک سبب سے غیر منصرف: یہ دو اسم ہیں:

۱- ہر وہ اسم جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو جیسے مَسَاجِدُ

۲- ہر وہ اسم جس کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا مدودہ ہو جیسے نُصْرٰی، حَمْرَاءُ

دو سببوں سے غیر منصرف: جو اسم دو سببوں سے غیر منصرف ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- علم ۲- صفت

غیر منصرف علم کی صورتیں:

علم چھ صورتوں میں غیر منصرف ہوتا ہے:

۱- علم مؤنث لفظی یا مؤنث معنوی ہو جیسے طَلْحَةُ، زَيْنَبُ ۲- علم عجمی ہو جیسے اِبْرَاهِيْمُ

۳- علم مرکب منع صرف ہو جیسے بَعْلَبَكَّ ۴- علم کے آخر میں الف ونون زائد تین ہوں جیسے عُثْمَانُ

۵- علم فعل کے وزن پر ہو جیسے أَحْمَدُ ۶- علم معدول ہو جیسے عُمَرُ

غیر منصرف صفت کی صورتیں:

صفت تین صورتوں میں غیر منصرف ہوتی ہے

۱- صفت کے آخر میں الف ونون زائد تین ہوں جیسے سَكْرَانُ ۲- صفت فعل کے وزن پر ہو جیسے أَحْمَرُ

۳- صفت معدول ہو جیسے أَخْرُ

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تقسیم

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں

۱- مضارع مفرد صحیح (۱) ۲- مضارع مفرد ناقص الفی

۳- مضارع مفرد ناقص واوی یا یایی ۴- مضارع متصل بنون اعرابی

(۱) جمع متکلم کا صیغہ نَصْرَبُ صورتاً مفرد ہونے کی وجہ سے مفرد میں داخل ہے، اور واحد مؤنث حاضر کا صیغہ نون اعرابی کی وجہ سے چوتھی قسم میں داخل ہے اور جمع مؤنث کے دو صیغے منی ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہیں۔

۱۔ مضارع مفرد صحیح :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جنون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت نہیں ہوتا ہے جیسے یَنْصُرُ، تَنْصُرُ، اَنْصُرُ، نَنْصُرُ
اس قسم کا اعراب حالت رُفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح لفظی کے ساتھ اور حالت جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ يَنْصُرُ، لَنْ يَنْصُرَ، لَمْ يَنْصُرْ

۲۔ مضارع مفرد ناقص النفی :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جنون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلے میں الف ہوتا ہے (۱) جیسے يَخْشَى، تَخْشَى، اَخْشَى، نَخْشَى
اس قسم کا اعراب حالت رُفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح تقدیری کے ساتھ اور حالت جزمی میں حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ يَخْشَى، لَنْ يَخْشَى، لَمْ يَخْشَ

۳۔ مضارع مفرد ناقص واوی یا یایی :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے ہیں جنون اعرابی سے خالی ہوتے ہیں اور ان کے لام کلمہ کے مقابلے میں واوی یا یایی ہوتی ہے جیسے يَدْعُو، تَدْعُو، اَدْعُو، نَدْعُو، يَرْمِي، تَرْمِي، اَرْمِي، نَرْمِي

اس قسم کا اعراب حالت رُفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتح لفظی کے ساتھ اور حالت جزمی میں حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے هُوَ يَدْعُو، هُوَ يَرْمِي، لَنْ يَدْعُو، لَنْ يَرْمِي، لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ

۴۔ مضارع متصل بنون اعرابی :

اس سے مراد فعل مضارع کے وہ سات صیغے ہیں جن میں نون اعرابی ہوتا ہے جیسے يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ
تَنْصُرَانِ، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ، تَنْصُرِينَ
اس قسم کا اعراب حالت رُفعی میں نون کے ساتھ، حالت نصبی و حالت جزمی میں نون کے حذف کے ساتھ

(۱) یہ الف کبھی واو سے تبدیل شدہ ہوتا ہے اور کبھی یاء سے۔

ہوتا ہے جیسے هُمَا يَنْصُرَانِ، لَنْ يَنْصُرَا، لَمْ يَنْصُرَا

فائدہ: ان سات صیغوں کے نون کو نون اعرابی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حرف اعراب ہے یعنی مضارع کے ان سات صیغوں کا اعراب اسی نون کے ساتھ ہوتا ہے۔

اعرابی حالتوں کی علامات

حالت رفعی کی علامات:

حالت رفعی کی چار علامات ہیں:

۱۔ ضمہ جیسے جَاءَ زَيْدٌ، يَضْرِبُ ۲۔ واو جیسے جَاءَ مُسْلِمُونَ

۳۔ الف جیسے جَاءَ رَجُلَانِ ۴۔ نون اعرابی جیسے يَنْصُرَانِ

ان میں ضمہ اصلی علامت ہے اور باقی تین فرعی علامات ہیں

حالت نصبی کی علامات:

حالت نصبی کی پانچ علامات ہیں:

۱۔ فتحہ جیسے لَنْ يَنْصُرَ، رَأَيْتُ زَيْدًا ۲۔ الف جیسے رَأَيْتُ أَبَاكَ

۳۔ یاء جیسے رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ ۴۔ کسرہ جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ

۵۔ نون اعرابی کا حذف جیسے لَنْ يَنْصُرَا، ان میں فتحہ اصلی علامت ہے اور باقی چار فرعی علامات ہیں

حالت جری کی علامات:

حالت جری کی تین علامات ہیں:

۱۔ کسرہ جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ۲۔ فتحہ جیسے مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ

۳۔ یاء جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، ان میں کسرہ اصلی علامت ہے اور باقی دو فرعی علامات ہیں۔

حالت جزی کی علامات:

حالت جزی کی تین علامات ہیں:

۱۔ سکون جیسے لَمْ يَنْصُرْ ۲۔ حرف علت کا حذف جیسے لَمْ يَدْعُ

۳۔ نون اعرابی کا حذف جیسے لَمْ يَنْصُرَا، ان میں سکون اصلی علامت ہے اور باقی دو فرعی علامات ہیں

مبنی کا بیان

مبنی: وہ لفظ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هُوَ لَاَءِ ، رَأَيْتُ هُوَ لَاَءِ ، مَرَرْتُ بِهِوَ لَاَءِ ان مثالوں میں جَاءَ ، رَأَيْتُ اور حرف باء عامل ہیں اور هُوَ لَاَءِ مبنی ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدل رہا ہے۔

مبنی کی تقسیم

مبنی کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مبنی اصل ۲۔ مشابہ مبنی اصل

مبنی اصل: وہ مبنی ہے جو اصل کے اعتبار سے مبنی ہو جیسے نَصَرَ، مَنُ ، مبنی اصل تین چیزیں ہیں:

۱۔ فعل ماضی معروف اور مجہول ۲۔ فعل امر حاضر معروف ۳۔ حروف

مشابہ مبنی اصل: وہ مبنی ہے جو اصل کے اعتبار سے مبنی نہ ہو بلکہ مبنی اصل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو گیا ہو

جیسے هُوَ ضمیر یہ اس لئے مبنی ہے کہ مبنی اصل (حرف مَنُ) کے ساتھ حروف کی تعداد میں مشابہ ہے (۱)

مشابہ مبنی اصل دو چیزیں ہیں: ۱۔ اسم غیر متمکن ۲۔ فعل مضارع جب نون جمع مونث یا نون تاکید کے ساتھ ہو

فائدہ: فعل مضارع کے نون اعرابی والے صیغے نون تاکید لگنے کے بعد بھی معرب ہوتے ہیں۔

اسم غیر متمکن کا بیان

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو جیسے هُوَ ضمیر یہ مبنی اصل (حرف مَنُ) کے ساتھ

حروف کی تعداد میں مشابہ ہے۔

(۱) مشابہت کی کئی قسمیں ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

اسم غیر متمکن کی تقسیم

اسم غیر متمکن کی دس قسمیں ہیں

- ۱۔ ضمیر ۲۔ اسم اشارہ ۳۔ اسم موصول ۴۔ اسم فعل ۵۔ اسم صوت
۶۔ مرکبات ۷۔ اسماء کنایات ۸۔ ظروف مبنیہ ۹۔ اسماء استفہام ۱۰۔ اسماء شرط

۱۔ ضمائر کا بیان

ضمیر: وہ اسم ہے جس سے متکلم، مخاطب یا غائب سمجھ میں آئے جیسے اَنَا، اَنْتَ، هُوَ۔

ضمیر غائب کا مرجع: ضمیر غائب کے لیے یہ شرط ہے کہ جس غائب کی ضمیر ہے اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَاکْرَمْتُهُ اس مثال میں ہاء ضمیر زَيْدٌ کی طرف لوٹ رہی ہے اور زَيْدٌ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، ضمیر غائب جس کی طرف لوٹتی ہے اس کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں جیسے سابقہ مثال میں زَيْدٌ، ہاء ضمیر کا مرجع ہے

ضمیر کی تقسیم

ضمیر کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ضمیر متصل ۲۔ ضمیر منفصل

ضمیر متصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور کلام کی ابتداء میں نہ آ سکے جیسے ضَرَبْتُ میں تاء ضمیر

ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو اور کلام کی ابتداء میں آ سکے جیسے اَنَا زَيْدٌ میں اَنَا

ضمیر متصل کی تقسیم

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں ۱۔ مرفوع متصل ۲۔ منصوب متصل ۳۔ مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت رَفْعی میں ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی فعل معروف کے ساتھ مل کر فاعل بنتی ہیں اور کبھی فعل مجہول کے ساتھ مل کر نائب فاعل بنتی ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل بہ فعل معروف:

نَصَرْتُ، نَصَرْنَا، نَصَرْتَ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتُ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُنَّ،

نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوا، نَصَرْتَ، نَصَرْتَا، نَصَرْتُمْ

ضمیر مرفوع متصل بہ فعل مجہول:

نَصِرْتُ، نَصِرْنَا، نَصِرْتَ، نَصِرْتُمَا، نَصِرْتُمْ، نَصِرْتُ، نَصِرْتُمَا، نَصِرْتُمْ،

نَصِرَ، نَصِرَا، نَصِرُوا، نَصِرْتَ، نَصِرْتَا، نَصِرْتُمْ

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت نصی میں ہو یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی فعل کے ساتھ مل کر مفعول بہ بنتی ہیں اور کبھی حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ مل کر ان کا اسم بنتی ہیں۔

ضمیر منصوب متصل بہ فعل:

نَصَرْنِي، نَصَرْنَا، نَصَرَكَ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُم، نَصَرَكَ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُنَّ،

نَصَرَهُ، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُنَّ

ضمیر منصوب متصل بہ حرف:

اِنْنِي، اِنْنَا، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ،

اِنَّهُ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر متصل ہے جو حالت جری میں ہو، یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں جو کبھی اسم کے ساتھ ملکر مضاف الیہ بنتی ہیں اور کبھی حرف جر کے ساتھ ملکر مجرور بہ حرف جری بنتی ہیں۔

ضمیر مجرور متصل بہ اسم:

كِتَابِي، كِتَابْنَا، كِتَابَكَ، كِتَابَكُمَا، كِتَابَكُمْ، كِتَابَكَ، كِتَابَكُمَا، كِتَابَكُنَّ،

كِتَابَهُ، كِتَابَهُمَا، كِتَابَهُمْ، كِتَابَهَا، كِتَابَهُمَا، كِتَابَهُنَّ

ضمیر مجرور متصل بہ حرف جر:

لِي، لَنَا، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُنَّ،

لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ

ضمیر منفصل کی تقسیم

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ضمیر مرفوع منفصل ۲۔ ضمیر منصوب منفصل

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر منفصل ہے جو حالت رفعی میں ہو یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں

أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ،

هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منفصل ہے جو حالت نصبی میں ہو، یہ بھی چودہ ضمیریں ہیں

إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُنَّ،

إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ

ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ بارز ۲۔ مستتر

بارز: وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو جیسے ضَرْبَتْ میں ت

مستتر: وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو جیسے ضَرْبَ میں ہو ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔

فائدہ: درج ذیل مقامات میں ضمیر مستتر ہوتی ہے

(۱)۔ فعل ماضی اور فعل مضارع کے دو، دو صیغوں میں جواز استتر ہوتی ہے

۱۔ واحد مذکر غائب ۲۔ واحد مؤنث غائب

(۲)۔ فعل مضارع کے تین صیغوں میں وجوب استتر ہوتی ہے

۱۔ واحد مذکر حاضر ۲۔ واحد متکلم ۳۔ جمع متکلم

(۳) اسماء مشتقہ میں مفرد کے صیغوں میں جواز استتر ہوتی ہے اور تثنیہ و جمع کے صیغوں میں وجوب استتر

ہوتی ہے

۲۔ اسماء اشارات کا بیان

اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا جائے جیسے هَذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی) اسماء اشارات درج ذیل ہیں:

۱۔ ذَا واحد مذکر کے لئے ۲۔ ذَانِ، ذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لئے

۳۔ تَا، تَیْ، تَهْ، تَہِیْ، ذِیْ، ذَہْ، ذِہِیْ، واحد مؤنث کے لئے

۴۔ تَانِ، تَیْنِ تثنیہ مؤنث کے لئے ۵۔ اُولَاءِ، اُولِی جمع مذکر مؤنث کے لئے

فائدہ: اکثر اسم اشارہ کے شروع میں ہاء تنبیہ لگاتے ہیں جیسے هَذَا، هَؤُلَاءِ

۲: مخاطب کی تعین کے لئے اسم اشارہ کے آخر میں کاف (حرف خطاب) لگاتے ہیں جیسے ذَٰلِکَ تِلْکَ، اُولَٰئِکَ

اسم اشارہ کی تقسیم

مشار الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: اسم اشارہ قریب، اسم اشارہ متوسط اور اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب کے لیے ذَا، متوسط کے لیے ذَاکَ اور بعید کے لیے ذَٰلِکَ استعمال ہوتا ہے (۱)

۳۔ اسماء موصولات کا بیان

اسم موصول: وہ اسم ہے جو بعد میں آنے والے جملہ کے بغیر کلام کا کامل جزء نہ بن سکے جیسے: جَاءَ الَّذِي نَصَرَ

میں الَّذِي اسم موصول ہے اس لیے کہ یہ نَصَرَ کے بغیر فاعل نہیں بن سکتا

صلہ: اسم موصول کے بعد آنے والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں جیسے جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَلِيٌّ میں أَبُوهُ عَلِيٌّ صلہ

ہے، صلہ میں دو باتیں ضروری ہیں ۱۔ جملہ خبریہ ہونا ۲۔ اس میں ایسی ضمیر ہونا جو اسم موصول کی طرف لوٹ

رہی ہو۔

(۱) اسم اشارہ کے بعض الفاظ مکان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ هُنَا ۲۔ هَهُنَا یہ دونوں مکان قریب کے اشارہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں

۳۔ هُنَاکَ، ۴۔ هَهُنَاکَ، ۵۔ هُنَا، ۶۔ هُنَا، ۷۔ هُنَاکَ، ۸۔ هُنَاکَ یہ مکان بعید کے اشارہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اسماء موصولہ دس ہیں

۱۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر کے لیے ۲۔ اَلَّتِیْ واحد مؤنث کے لیے ۳۔ اَلَّذَانِ ، اَلَّذِیْنِ ثثنیہ مذکر کے لیے

۴۔ اَلَّتَانِ ، اَلَّتِیْنِ ثثنیہ مؤنث کے لیے ۵۔ اَلْأُولٰٓئِ جمع مذکر کے لیے

۶۔ اَللّٰہِیْ ، اَللّٰہِیْ ، اَللّٰہِیْ ، اَللّٰہِیْ جمع مؤنث کے لیے

۷۔ مَنْ یہ مفرد، ثثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے

۸۔ مَا یہ مفرد، ثثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتی ہے

مَنْ اور مَا میں فرق: مَنْ کا استعمال عاقل کے لیے جب کہ مَا کا استعمال غیر عاقل کے لیے ہوتا ہے

۹۔ ”اَلْ“ یہ بھی مفرد، ثثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، عاقل اور غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتا ہے

”اَلْ“ کے اسم موصول ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم فاعل یا اسم مفعول پر داخل ہو جیسے جَاءَ الضَّارِبُ

عَمْرًا اِنِّیْ جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَ عَمْرًا ، جَاءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ اِنِّیْ جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَ غُلَامَهُ

۱۰۔ اِنِّیْ یہ مفرد، ثثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، عاقل اور غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ بعض

اوقات مؤنث کے لیے اَیَّۃ استعمال ہوتا ہے۔

اور یہ دونوں اس وقت منی ہوتے ہیں جب مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ

اَیُّھُمْ قَائِمٌ اس کے علاوہ باقی صورتوں میں معرب ہوتے ہیں۔ (۱)

(۱) اِنِّیْ ، اَیَّۃ کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ اِنِّیْ ، اَیَّۃ مضاف نہ ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) ذکر ہو جیسے جَاءَ اِنِّیْ هُوَ قَائِمٌ

۲۔ اِنِّیْ ، اَیَّۃ مضاف نہ ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ اِنِّیْ قَائِمٌ

۳۔ اِنِّیْ ، اَیَّۃ مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) ذکر ہو جیسے جَاءَ اَیُّھُمْ هُوَ قَائِمٌ

۴۔ اِنِّیْ ، اَیَّۃ مضاف ہوں اور صلہ کا پہلا جزء (مبتداء) حذف ہو جیسے جَاءَ اَیُّھُمْ قَائِمٌ

ان میں سے پہلی تین صورتوں میں اِنِّیْ ، اَیَّۃ معرب ہوتے ہیں اور چوتھی صورت میں اکثر منی ہوتے ہیں

۴۔ اسماء افعال کا بیان

اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل کرے جیسے ھَيْهَاتَ۔ (۱)

اسم فعل کی تقسیم

اسم فعل کی تین قسمیں ہیں اور تینوں ہی مبنی ہیں:

۱۔ اسم فعل بہ معنی ماضی ۲۔ اسم فعل بہ معنی امر ۳۔ اسم فعل بہ معنی مضارع (۲)

اسم فعل بہ معنی ماضی:

وہ اسم فعل ہے جو فعل ماضی کے معنی میں ہو جیسے ھَيْهَاتَ النَّجَاحُ بِلاَ عَمَلٍ (بغیر محنت کے کامیابی بہت دور ہے)

اسم فعل بہ معنی امر:

وہ اسم فعل ہے جو فعل امر کے معنی میں ہو جیسے صَدِّ (خاموش ہو جا)

اسم فعل بہ معنی مضارع:

وہ اسم فعل ہے جو فعل مضارع کے معنی میں ہو جیسے اُفِّ (میں تنگ ہو رہا ہوں، میں برا سمجھتا ہوں)

فَعَالٍ بہ معنی امر:

ثلاثی مجرد سے اسم فعل بہ معنی امر فَعَالٍ کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے نَزَالٍ (اترو) نَصَارٍ (مدد کرو)

فائدہ: اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بنتا ہے (۳)۔

(۱) اسم فعل کے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے جیسے بَعْدَ کا معنی ہے دور ہوا اور ھَيْهَاتَ کا معنی ہے بہت دور ہوا

(۲) اسم فعل امر کے معنی میں بہت زیادہ استعمال ہے جب کہ ماضی اور مضارع کے معنی میں کم استعمال ہے

(۳) چند مشہور اسماء افعال:

۲۔ شَتَّانَ (افترق) فرق ہوا جیسے شَتَّانَ مَا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْجَهْلِ

۱۔ آمِینَ (اَسْتَجِبْ) قبول کر لے جیسے اَللّٰھُمَّ آمِینَ

۴۔ ھَلَمَّ (اَحْضُرْ) حاضر کرو جیسے ھَلَمَّ شَہْدَاءُ کُمْ

۳۔ حَتَّى (اَقْبَلْ) آؤ جیسے حَتَّى عَلٰی الصَّلٰوۃ

۶۔ اَمَامَکَ (تَقَدَّمْ) آگے بڑھو جیسے اَمَامَکَ اَیُّهَا الْجُنْدِیُّ

۵۔ اِلَیْکَ (تَبَاعَدْ) دور ہو جیسے اِلَیْکَ عَنِ الرَّذَائِلِ

۸۔ عَلَیْکَ (الزَّمْ) لازم پکڑو جیسے عَلَیْکَ بِالرِّفْقِ

۷۔ دُوْنَکَ (خُذْ) پکڑو جیسے دُوْنَکَ کِتَابَ اللّٰہِ

۱۰۔ رُوْیْدَکَ (اَمْھِلْ) مہلت دو جیسے رُوْیْدَکَ زَیْدًا

۹۔ بَلَّهْ (دَعْ) چھوڑ دو جیسے بَلَّهْ زَیْدًا

۵۔ اسماء اصوات کا بیان

اسم صوت: انسان کی وہ آواز ہے جو حروف سے مرکب ہو اور کسی معنی کے لیے وضع (مقرر) نہ ہو جیسے غاق کوئے کی آواز نقل کرنے کے لیے بولا جاتا ہے (۱)

۶۔ مرکبات کا بیان

مبنیات میں مرکب سے مراد مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں
۱۔ مرکب بنائی ۲۔ مرکب منع صرف ۳۔ مرکب صوتی

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو جیسے أَحَدَ عَشَرَ اصل میں أَحَدٌ وَعَشْرٌ تھا واو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَ عَشَرَ تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں، مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے اور اس کا اعراب اثنان والا ہے

مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) نہ ہو جیسے بَعْلَبَكْ، مرکب منع صرف کے پہلے جزء کے آخر میں اگر یاء نہیں ہے تو مبنی بر فتح ہوتا ہے جیسے بَعْلَبَكْ اور اگر آخر میں یاء ہے تو مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے مَعْدِنَكُوبُ اور دوسرا جزء غیر منصرف ہوتا ہے

مرکب صوتی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) ہو جیسے سَبَبَوْنِہِ مرکب صوتی کا پہلا جزء مبنی بر فتح اور دوسرا جزء مبنی بر کسرہ ہوتا ہے جیسے سَبَبَوْنِہِ

(۱) اسم صوت کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اسم صوت کسی آواز کو نقل کرنے کے لیے ہو جیسے غاق کوئے کی آواز نقل کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

۲۔ اسم صوت کسی جانور کو متوجہ کرنے کے لیے ہو جیسے نغ نغ اونٹ کو بٹھانے کے لیے بولا جاتا ہے۔

۳۔ اسم صوت کسی کیفیت (مثلاً درد، خوشی یا تعجب) کو ظاہر کرنے کے لیے ہو جیسے وئی تعجب کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

۷۔ اسماء کنایہ کا بیان

اسم کنایہ: وہ اسم ہے جو کسی مبہم عدد یا مبہم بات کو بتائے جیسے کَم دِرْهَمًا عِنْدَكَ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں) اسماء کنایہ پانچ ہیں: کَم ، کَذَا ، کَيْتٌ ، ذَيْتٌ ، کَأَيِّنُ

۱. کَم: یہ مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ کم استفہامیہ ۲۔ کم خبریہ
کم استفہامیہ: یہ کسی چیز کی تعداد پوچھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَم رَجُلًا عِنْدَكَ (تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں)
کم خبریہ: یہ کسی چیز کی کثرت بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَم رَجَالٍ لَقِيتُهُمْ (میں بہت سے لوگوں سے ملا)

کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں فرق:

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کَم رَجُلًا عِنْدَكَ جبکہ کم خبریہ کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوتی ہے جیسے کَم مَالٍ اَنْفَقْتُهُ ، کَم رَجَالٍ لَقِيتُهُمْ (۱)

کَم کا محلی اعراب: کَم کلام میں تین طرح استعمال ہوتا ہے

۱۔ کبھی محلا مرفوع ہوتا ہے جیسے کَم رَجُلًا اَخُوکَ

۲۔ کبھی محلا منصوب ہوتا ہے جیسے کَم رَجُلًا نَصَرْتُ

۳۔ کبھی محلا مجرور ہوتا ہے جیسے بَکَم رَجُلًا مَرَرْتُ (۲)

کَذَا: یہ مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں) کبھی یہ مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِرَبِّیْ كَذَا (میں نے زید سے ایسا کہا) اور کبھی مبہم کام کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے فَعَلْتُ كَذَا (میں نے ایسا کیا) (۳)

(۱) کم استفہامیہ زمانہ ماضی اور استقبال دونوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے کَم عَبْدًا اِشْتَرَيْتَهُ ، کَم عَبْدًا سَتَشْتَرِيهِ جب کہ کم خبریہ زمانہ ماضی کے ساتھ خاص ہے لہذا اَکَم غُلَامَانِ سَأَمْلِكُهُمْ کہنا صحیح نہیں ہے

(۲) جب قرینہ موجود ہو تو کم کی تمیز کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کَم مَالِکَ اَمِی کَم دِرْهَمًا مَالِکَ

(۳) بعض اوقات کَذَا عطف کے ساتھ کر استعمال ہوتا ہے جیسے عِنْدِي كَذَا وَ كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے، اتنے درہم ہیں)

کَيْتٌ: یہ مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِرَزِيدٍ كَيْتٌ وَكَيْتٌ (میں نے زید سے ایسی، ایسی بات کی)
 ذَيْتٌ: یہ بھی مبہم بات کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے قُلْتُ لِرَزِيدٍ ذَيْتٌ وَذَيْتٌ (میں نے زید سے ایسی، ایسی بات کی)
 كَأَيْنٍ: کَم خبر یہی کی طرح كَأَيْنٍ بھی مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے وَكَأَيْنٍ مِنْ ذَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

۸۔ ظروف مبنیہ کا بیان

ظروف مبنیہ: وہ مبنی اسماء ہیں جو کوئی وقت یا جگہ بتائیں جو اسماء وقت بتائیں ان کو ظرف زمان اور جو اسماء جگہ بتائیں ان کو ظرف مکان کہتے ہیں۔

ظروف مبنیہ درج ذیل ہیں:

- | | | | | | |
|-----------|-----------|-------------|------------|------------|------------|
| ۱. قَبْلُ | ۲. بَعْدُ | ۳. حَيْثُ | ۴. إِذَا | ۵. إِذْ | ۶. أَيْنَ |
| ۷. أَنَّى | ۸. مَتَى | ۹. أَيَّانَ | ۱۰. كَيْفَ | ۱۱. مُنْذُ | ۱۲. مُدَّ |
| ۱۳. لَدَى | ۱۴. قَطُّ | ۱۵. عَوَظُ | ۱۶. أَمْسَ | ۱۷. الْآنَ | ۱۸. لَمَّا |

۱۔ قَبْلُ، بَعْدُ: یہ دونوں ظرف زمان اور ظرف مکان ہیں اور اس وقت مبنی ہوتے ہیں جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور نیت میں موجود ہو جیسے لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ، اس کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں یہ معرب ہوتے ہیں۔

۳۔ حَيْثُ: یہ ظرف مکان ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے جَلَسْتُ حَيْثُ جَلَسَ رَزِيدٌ

۴۔ إِذَا: إِذَا کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ إِذَا فُجَائِيہ ۲۔ إِذَا ظَرْفِہ

إِذَا فُجَائِيہ: یہ اچانک کا معنی دیتا ہے جیسے خَرَجْتُ فَإِذَا أَسَدٌ بِالْبَابِ (میں نکلا تو اچانک دروازے پر شیر تھا)

إِذَا ظَرْفِہ: یہ ظرف زمان ہے مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے اکثر شرط کا معنی دیتا ہے اور جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے إِذَا اجْتَهَدْتُ نَجَحْتُ (جب تم محنت کرو گے تو کامیاب ہو گے) بعض اوقات صرف

ظرف ہوتا ہے شرط کا معنی نہیں دیتا جیسے وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

۵۔ إِذْ: یہ بھی ظرف زمان ہے ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے

جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جِئْتُكَ إِذِ الشَّمْسُ طَالَعَتْ

۶۔ اَیْنُ: یہ ظرف مکان ہے کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اَیْنُ تَجْلِسُ اَجْلِسُ اور کبھی مکان کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیْنُ تَمْشِیْ ؟

۷۔ اُنّٰی: یہ عام طور پر ظرف مکان استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات ظرف زمان بھی استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اُنّٰی تَجْلِسُ اَجْلِسُ اور کبھی مکان کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اُنّٰی تَفْعَلُ ؟

۸۔ مَتّٰی: یہ ظرف زمان ہے کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے مَتّٰی تَصُومُ اصُومُ اور کبھی وقت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَتّٰی تُسَافِرُ ؟

۹۔ اَیَّانُ: یہ بھی ظرف زمان ہے اور زمانہ مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کا معنی دیتا ہے جیسے اَیَّانُ تَزُرْنِیْ تَجِدْنِیْ اور کبھی وقت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَیَّانُ یَوْمُ الدِّیْنِ ؟

۱۰۔ کَیْفَ: یہ حالت اور کیفیت کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے کَیْفَ اَنْتَ ؟

۱۱۔ مُنْذُ، مُنْذُ: یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور دو معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

۱: مدت کی ابتداء کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے مَا رَأَيْتُ زَیْدًا مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ میں نے زید کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی زید کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہوئی

۲: پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے پوچھا جائے کَمُ مُدَّةٍ مَا رَأَيْتُ زَیْدًا؟ اور جواب دیا جائے مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ یَوْمَانِ میں نے زید کو دو دن نہیں دیکھا یعنی زید کو نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہیں۔

۱۳۔ لَدٰی، لَدُنْ: یہ دونوں ظرف ہیں، زمان اور مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور عِنْدُ کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ (۱)

۱۴۔ قَطُّ: یہ ظرف زمان ہے اور ماضی منفی کے استغراق کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کام پورے زمانہ ماضی میں نہیں ہوا ہے مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا)

(۱) عِنْدُ اور لَدٰی، لَدُنْ میں فرق: ان میں یہ فرق ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کہ چیز آدمی کے پاس موجود ہو جب کہ عِنْدُ میں یہ شرط نہیں ہے لہذا اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٌ صرف اس وقت کہہ سکتے ہیں جب مال زید کے پاس موجود ہو اور اَلْمَالُ عِنْدُ زَیْدٍ اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ مال زید کے پاس موجود نہ ہو بلکہ گھر میں موجود ہو۔

- ۱۵۔ عَوْضُ: یہ بھی ظرف زمان ہے اور مستقبل منفی کے استغراق کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کام مستقبل میں کبھی بھی نہیں ہوگا جیسے لَا أَرَاهُ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا)
- ۱۶۔ اَمْسٍ: یہ گزشتہ کل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا اَمْسٍ (میں نے زید کو گزشتہ کل دیکھا)
- ۱۷۔ اَلْآنَ: یہ موجودہ وقت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا اَلْآنَ (میں نے زید کو ابھی دیکھا)
- ۱۸۔ لَمَّا: یہ بھی ظرف زمان ہے ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا ہے جیسے لَمَّا جَاءَ زَيْدٌ خَرَجْتُ لِاسْتِقْبَالِهِ (جب زید آیا تو میں اس کے استقبال کے لیے نکلا)

۹۔ اسماء استفہام کا بیان

اسماء استفہام: وہ اسماء ہیں جو مخاطب سے کسی بات کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے

اَيْنَ زَيْدٌ (زید کہاں ہیں؟)

اسماء استفہام دس ہیں:

۱. مَنْ	۲. مَا	۳. مَاذَا	۴. كَمْ	۵. أَيْ
۶. اَيْنَ	۷. اَنَّى	۸. مَتَى	۹. اَيَّانَ	۱۰. كَيْفَ

ان میں سے صرف آئی معرب ہے باقی سارے مبنی ہیں:

- ۱۔ مَنْ: عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ زَيْدٌ؟
- ۲۔ مَا: غیر عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے مَا هَذَا؟
- ۳۔ مَاذَا: بھی غیر عاقل کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے مَاذَا فَعِلَ يَدُكَ؟
- ۴۔ كَمْ: عدد کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟
- ۵۔ أَيْ: کسی چیز کی تعیین کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے أَيْ كِتَابٍ أَدَامَكَ؟ (۱)

(۱) باقی پانچ اسماء استفہام کا بیان ظروف میں ہو چکا ہے

۱۰۔ اسماء شرط کا بیان

اسماء شرط: وہ اسماء ہیں جو ایسے دو فعلوں^(۱) پر داخل ہوتے ہیں جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے مَنْ يَجْتَهِدُ يَنْجَحْ (جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا) اسماء شرط بارہ ہیں

۱. مَنْ ۲. مَا ۳. مَهْمَا ۴. اَيُّ ۵. حَيْثُمَا ۶. كَيْفَمَا
۷. اَيْنَمَا ۸. اَيْنَ ۹. اِنِّي ۱۰. مَتَى ۱۱. اَيَّانَ ۱۲. اِذَا

ان میں سے اِذَا اور كَيْفَمَا غیر جازم ہیں باقی سب دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

فائدہ: ان اسماء میں سے بھی صرف اَيُّ معرب ہے۔

- ۱۔ مَنْ: عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ يَجْتَهِدُ يَنْجَحْ
۲۔ مَا: غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا تَكْتُبُ اَكْتُبْ
۳۔ مَهْمَا: ما کی طرح غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَهْمَا تَكْتُبُ اَكْتُبْ
۴۔ اَيُّ: عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَيُّ طَالِبٍ يَضْحَكُ اضْرَبْهُ
۵۔ حَيْثُمَا: مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے حَيْثُمَا تَجْلِسُ اجْلِسْ
۶۔ كَيْفَمَا: (۲) حالت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَيْفَمَا تَجْلِسُ اجْلِسْ
۷۔ اَيْنَمَا: بھی مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ (۳)

فائدہ: مَنْ، مَا، اَيُّ، اَيْنَ، اِنِّي، مَتَى، اَيَّانَ یہ سات اسماء، استفہام کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں اور شرط کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں، اگر ایک جملے پر داخل ہوں تو استفہام کے لیے ہونگے اور اگر دو جملوں پر داخل ہوں تو شرط کے لیے ہونگے۔

(۱) عام طور پر اسماء شرط دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں لیکن کبھی جزا جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے۔

(۲) یہ کوئی بین کے نزدیک جازم ہے اور بصر بین کے نزدیک غیر جازم ہے۔

(۳) باقی چار اسماء شرط کا بیان ظروف میں ہو چکا ہے۔

مرکب کی تقسیم

مرکب کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مرکب مفید ۲۔ مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اُكْتُبْ (لکھو) مرکب مفید کو مرکب تام، کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں

فائدہ ۱: ہر جملہ میں دو جزء لازمی ہوتے ہیں جن میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت ہوتی ہے جس کی نسبت ہوتی ہے اس کو مند اور جس کی طرف نسبت ہوتی ہے اس کو مند الیہ کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ مند الیہ ہے اور قَائِمٌ مند ہے اور ذَهَبَ زَيْدٌ میں ذَهَبٌ مند ہے اور زَيْدٌ مند الیہ ہے

فائدہ ۲: اسم مند اور مند الیہ دونوں ہوتا ہے، فعل صرف مند ہوتا ہے اور حرف نہ مند ہوتا ہے اور نہ مند الیہ ہوتا ہے

فائدہ ۳: جملہ کے دو جزء (مند اور مند الیہ) کبھی لفظوں میں موجود ہوتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور کبھی ایک لفظوں میں موجود ہوتا ہے اور دوسرا جزء مستتر (پوشیدہ) ہوتا ہے جیسے اضْرِبْ (تم مارو) میں مند (اضْرِبْ) تو لفظوں میں موجود ہے جب کہ مند الیہ اَنْتَ ضمیر ہے جو اضْرِبْ میں مستتر ہے

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو یعنی اس پر متکلم کا خاموش ہونا صحیح نہ ہو جیسے كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی پہلی تقسیم

جزء اول کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَيْدٌ قَامَ (زید کھڑا ہوا) خَالِدٌ قَاعِدٌ (خالد بیٹھا ہوا ہے)

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے كَتَبَ زَيْدٌ (زید نے لکھا)

جملہ کی دوسری تقسیم

جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا کہا جاسکے جیسے ساجِدٌ قَائِمٌ (ساجد کھڑا ہے) قَرَأَ بَکْرٌ (بکر نے پڑھا)

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہا جاسکے جیسے اُكْتُبْ (لکھو) اَزِيدْ كَاتِبٌ (کیا زید لکھنے والا ہے)

انشاء کی تقسیم

انشاء کی گیارہ قسمیں ہیں:

- | | | | | | |
|--------|----------|------------|----------|---------|---------|
| ۱۔ امر | ۲۔ نہی | ۳۔ استفہام | ۴۔ تمنی | ۵۔ ترجی | ۶۔ نداء |
| ۷۔ عرض | ۸۔ تحفیض | ۹۔ قسم | ۱۰۔ تعجب | ۱۱۔ دعا | |

امر: کسی کام کا کرنا طلب کرنا جیسے اَنْصُرْ (مدد کر تو ایک مرد)

نہی: کسی کام کا نہ کرنا طلب کرنا جیسے لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)

استفہام: کسی چیز کے متعلق سوال کرنا جیسے اَزِيدْ قَائِمٌ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)

تمنی: کسی بات کی خواہش کرنا جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوذُ (کاش جوانی لوٹ آئے)

ترجی: کسی بات کی امید رکھنا جیسے لَعَلَّ زَيْدًا يَجِيْءُ (امید ہے کہ زید آئے گا)

تمنی و ترجی میں فرق:

ترجی کا استعمال صرف ممکن چیزوں میں ہوتا ہے جب کہ تمنی کا استعمال ممکن اور ناممکن دونوں میں ہوتا ہے

نداء: حرف نداء کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرنا جیسے یا زَيْدُ (اے زید)

عرض: نرمی سے کسی کام پر ابھارنا جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا (آپ کو ہمارے پاؤں آنا چاہیے)

تحفیض: سختی سے کسی کام پر ابھارنا جیسے اَلَا تُكْرِمُ اَبَوَيْكَ (تم اپنے والدین کا اکرام کیوں نہیں کرتے؟)

قسم: کسی بات پر قسم کھانا جیسے وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

تعجب: کسی بات پر حیرت و تعجب کا اظہار کرنا جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)

دعاء: دعایا بعد اذینا جیسے اَرَشَدَكَ اللّٰهُ (اللہ تمہیں ہدایت دے)

مرکب غیر مفید کی تقسیم

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں ۱۔ مرکب اضافی ۲۔ مرکب توصیفی ۳۔ مرکب بنائی ۴۔ مرکب مزجی
مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف حرف جر مقتدر کے واسطے سے
نسبت کی گئی ہو جیسے كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا اسم پہلے اسم میں موجود یا پہلے اسم کے متعلق میں موجود
معنی بتائے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (کوئی عالم آدمی) (۱)

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو جیسے
أَخَذَ عَشْرَ أَصْلٍ مِّنْ أَحَدٍ وَعَشْرٍ تَهَاءٍ وَكَوْثَرٍ اُكْرَدُوْنَ کو ایک کر دیا تو أَحَدٌ عَشْرَ بَنٍ گیا،
أَخَذَ عَشْرَ سے تِسْعَ عَشْرَ تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں

مرکب مزجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو۔

مرکب مزجی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مرکب منع صرف ۲۔ مرکب صوتی

مرکب منع صرف: وہ مرکب مزجی ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) نہ ہو
جیسے بَعْلَبَكْ

مرکب صوتی: وہ مرکب مزجی ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم صوت (آواز) ہو جیسے
سَيِّوِيَه

(۱) مرکب غیر مفید کی چار اور قسمیں ہیں (بدلی، تاکید، بیانی، عطفی) جن کا بیان انشاء اللہ تالیف میں آئے گا۔

جملہ شرطیہ کا بیان

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو شرط اور جزاء سے مل کر بنا ہو جیسے مَنْ يَجْتَهِدْ يَنْجَحْ

فائدہ-۱: شرط کا جملہ فعلیہ ہونا ضروری ہے جزاء جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں ہو سکتی ہے

فائدہ-۲: شرط اور جزاء میں سے اگر صرف جزاء مضارع ہو^(۱) تو اس کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے اور مجزوم پڑھنا

بھی جائز ہے جیسے اِنْ جِئْتَنِيْ اُكْرِمُكَ، اِنْ جِئْتَنِيْ اُكْرِمُكَ

جزاء پر فاء داخل ہونا: جزاء پر فاء داخل ہونے کی تین قسمیں ہیں:

۱- فاء کا داخل ہونا ناجائز ہو ۲- فاء کا داخل ہونا جائز ہو ۳- فاء کا داخل ہونا ضروری ہو

۱- فاء کا داخل ہونا ناجائز ہو: اگر جزاء ماضی متصرف ہے اور اس پر قد داخل نہیں ہے تو اس پر فاء کا داخل کرنا ناجائز

ہے جیسے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

۲- فاء کا داخل ہونا جائز ہو: دو صورتوں میں جزاء پر فاء کا داخل کرنا جائز ہے:

۱- جزاء مضارع مثبت ہو اور اس پر سین یا سوف داخل نہ ہو جیسے اِنْ تَطْرَبْنِيْ اَضْرِبْكَ

فَاَضْرِبْكَ

۲- جزاء مضارع منفی بلا ہو جیسے اِنْ تَشْكُنِيْ لَا اَشْكُنْكَ

۳- فاء کا داخل ہونا ضروری ہو: مذکورہ صورتوں کے علاوہ جزاء پر فاء کا داخل کرنا ضروری ہے جیسے مَنْ

جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا

(۱) اور اگر شرط و جزاء دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مجزوم پڑھنا ضروری ہے۔

اسماء معمولہ کا بیان

اسم معمول کی تین قسمیں ہیں ۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مجرور

مرفوع: وہ معمول ہے جو حالت رُفعی میں ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ

منصوب: وہ معمول ہے جو حالت نصبی میں ہو جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا میں زَيْدًا

مجرور: وہ معمول ہے جو حالت جری میں ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زَيْدٍ

مرفوعات کا بیان

مرفوعات آٹھ ہیں

- ۱۔ فاعل
- ۲۔ نائب فاعل
- ۳۔ مبتداء
- ۴۔ خبر
- ۵۔ افعال ناقصہ کا اسم
- ۶۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر
- ۷۔ ماؤلا مشبہین بلیس کا اسم
- ۸۔ لائے نفی جنس کی خبر

۱۔ فاعل کا بیان

فاعل: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے والے فعل یا شبہ فعل کا مسند الیہ ہو اور اس فعل یا شبہ فعل کا اس کے ساتھ قیام ہو

جیسے نَجَحَ مُؤْمِنٌ میں مُؤْمِنٌ، أَقَامَ أَبُوهُ میں أَبُوهُ

فائدہ: شبہ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم فعل اور مصدر ہے (۱)

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اسم ظاہر جیسے نَصَرَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ ۲۔ اسم ضمیر جیسے زَيْدٌ نَصَرَ، میں نَصَرَ کا فاعل ہو ضمیر ہے

فاعل کے احکام:

۱۔ فاعل کو فعل سے پہلے لانا جائز نہیں ہے۔

(۱) شبہ فعل میں اسم مفعول بھی داخل ہے لیکن یہاں شبہ فعل سے اسم مفعول کے علاوہ دیگر اسماء مراد ہیں اس لیے کہ اسم مفعول کا فاعل نہیں ہوتا بلکہ نائب فاعل ہوتا ہے۔

۲۔ عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے لیکن بعض اوقات فاعل مفعول کے بعد بھی آتا ہے جیسے نَصَرَتْ حَامِدًا فَاطِمَةً (فاطمہ نے حامد کی مدد کی)

فعل کو واحد، تشنیہ اور جمع لانے کے قاعدے

۱۔ اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لانا ضروری ہے چاہے فاعل مفرد ہو، تشنیہ ہو یا جمع ہو جیسے

نَصَرَ زَيْدٌ، نَصَرَ الزَّيْدَانِ، نَصَرَ الزَّيْدُونَ

۲۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا ضروری ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہے تو فعل کو مفرد

لائیں گے، اگر فاعل تشنیہ ہے تو فعل کو تشنیہ لائیں گے اور اگر فاعل جمع ہے تو فعل کو جمع لائیں گے جیسے

زَيْدٌ نَصَرَ، الزَّيْدَانِ نَصَرَا، الزَّيْدُونَ نَصَرُوا

۳۔ اگر فاعل جمع مذکر مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہے جیسے

الرِّجَالُ قَامَتْ، الرِّجَالُ قَامُوا

۴۔ اگر فاعل جمع مؤنث سالم یا جمع مؤنث مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا

جائز ہے جیسے الْمُسْلِمَاتُ جَاءَتْ، الْمُسْلِمَاتُ جِئْنَ، النِّسَاءُ جَاءَتْ، النِّسَاءُ جِئْنَ

فعل کو مذکر و مؤنث لانے کے قاعدے

(۱) دو صورتوں میں فعل کو واحد مؤنث لانا ضروری ہے

۱۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قَامَتْ هِنْدٌ

۲۔ فاعل مؤنث کی ضمیر ہو چاہے مؤنث حقیقی ہو یا غیر حقیقی ہو جیسے هِنْدٌ قَامَتْ، الشَّمْسُ طَلَعَتْ

(۲) تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے

۱۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے صَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ،

صَرَبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ

۲۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۳۔ فاعل اسم ظاہر جمع مذکر مکسر یا جمع مؤنث مکسر ہو جیسے قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ، قَالَ نِسْوَةٌ قَالَتْ نِسْوَةٌ

۲۔ نائب فاعل کا بیان

وہ اسم ہے جس کو فعل مجہول یا اسم مفعول میں فاعل کا قائم مقام بنایا گیا ہو جیسے نَصَرَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ،
زَيْدٌ مَنْصُورٌ أَبُوہ میں أَبُوہ

نائب فاعل کے احکام فاعل کی طرح ہیں یعنی نائب فاعل کو فعل سے پہلے لانا جائز نہیں ہے اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر، مؤنث، واحد،ثنیہ اور جمع لانے کے وہی قاعدے ہیں جو فاعل کے فعل کے تھے۔

۳۔ مبتداء کا بیان

مبتداء کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم کو صرف مبتداء کہتے ہیں اور دوسری قسم کو مبتداء قسم ثانی کہتے ہیں

مبتداء: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ
مبتداء کے احکام:

۱۔ عموماً مبتداء پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے لیکن بعض اوقات مبتداء خبر کے بعد بھی ہوتا ہے جیسے
عِنْدِي كِتَابٌ

۲۔ مبتداء عموماً معرفہ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتداء نکرہ بھی ہوتا ہے جیسے فِي الدَّارِ رَجُلٌ
۳۔ جار و مجرور مبتداء نہیں بن سکتے

مبتداء قسم ثانی: وہ صفت کا صیغہ (۱) ہے جوئی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے
رہا ہو جیسے أَقَائِمٌ زَيْدٌ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ، أَمَنْصُورٌ أَنْتَ
مبتداء کی دونوں قسموں میں فرق:

۱۔ مبتداء کی قسم اول کے لیے خبر ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی کے لیے فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے جو خبر کے
قائم مقام ہوتا ہے

۲۔ مبتداء کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے جب کہ قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔

(۱) صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور اسم منسوب ہیں

۴۔ خبر کا بیان

خبر: وہ لفظ ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ خبر کے احکام:

۱۔ خبر اکثر مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی خبر جملہ خبریہ بھی ہوتی ہے اس صورت میں خبر میں ایک عائد کا ہونا ضروری

ہے جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ، زَيْدٌ قَامَ أَبُوهُ

۲۔ خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے لیکن کبھی خبر معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے آدَمُ أَبُونَا

۳۔ کبھی ایک مبتداء کی کئی خبریں ہوتی ہیں کبھی عطف کے ساتھ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ وَعَاقِلٌ اور کبھی عطف کے بغیر

جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ

طرف اور جار و مجرور کا خبر ہونا:

طرف یا جار و مجرور اگر خبر واقع ہو تو وہ کسی محذوف اسم یا فعل سے مل کر خبر بنتے ہیں جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ

میں فِي الدَّارِ كَانَتْ يَأْسْتَقَرُّ سے متعلق ہو کر خبر بنے گا۔ (۱)

۵۔ افعال ناقصہ کے اسم کا بیان

وہ اسم ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں زَيْدٌ

افعال ناقصہ درج ذیل سترہ افعال ہیں

۱. كَانَ	۲. صَارَ	۳. ظَلَّ	۴. بَاتَ	۵. أَصْبَحَ
۶. أَضْحَى	۷. أَمْسَى	۸. عَادَ	۹. عَدَا	۱۰. رَاحَ
۱۱. آضَ	۱۲. مَارَزَالَ	۱۳. مَا انْفَكَ	۱۴. مَا بَرَحَ	۱۵. مَا فَبَىءَ
۱۶. مَا دَامَ	۱۷. لَيْسَ			

یہ افعال مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان

افعال کی خبر کہتے ہیں

(۱) فائدہ: جب دو اسم جمع ہوں اور ان میں سے ایک معرفہ ہو اور ایک نکرہ ہو تو معرفہ مبتداء اور نکرہ خبر ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور اگر دونوں معرفہ

ہوں تو عموماً پہلا مبتداء ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ الْمُنْطَلِقُ

۶۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان

حروف مشبہ بالفعل کی خبر: وہ لفظ ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ مِّنْ قَائِمٍ

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں ۱۔ اِنَّ ۲۔ اَنَّ ۳۔ كَأَنَّ ۴۔ لَكِنَّ ۵۔ لَيْتَ ۶۔ لَعَلَّ

یہ حروف بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان حروف کا اسم اور خبر

کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں

حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم:

ان حروف کی خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتداء کی خبر کے ہیں البتہ ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے

إِلَّا يَهْدِيهِ خَيْرٌ ظَرْفٌ يَأْجَارُ وَحَرْفٌ يَهْدِيهِ خَيْرٌ مَّقْدَمٌ كَرَنًا جَائِزٌ هِيَ جَيْسَ اِنَّ فِى الدَّارِ زَيْدًا

۷۔ ما ولا مشبہتین بلیس کے اسم کا بیان

ما ولا مشبہتین بلیس کا اسم: وہ اسم ہے جو ما ولا کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا مِّنْ

زَيْدٌ، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ مِّنْ رَّجُلٍ

۸۔ لائے نفی جنس کی خبر کا بیان

لائے نفی جنس کی خبر: وہ لفظ ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے لَا عَالِمٌ مَّوْجُودٌ (کوئی

عالم موجود نہیں ہے) مِّنْ مَّوْجُودٍ

منصوبات کا بیان

منصوبات بارہ ہیں :

- ۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول بہ ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول لہ ۵۔ مفعول معہ ۶۔ حال
- ۷۔ تمیز ۸۔ مستثنیٰ ۹۔ افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۱۔ ماو لا مشبہتین بلیس کی خبر
- ۱۲۔ لائے لئی جنس کا اسم

۱۔ مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق : وہ مصدر ہے جو اپنے عامل کے معنی میں ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا .

مفعول مطلق کی پہلی تقسیم

مفعول مطلق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مفعول مطلق لفظی ۲۔ مفعول مطلق معنوی

مفعول مطلق لفظی : وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے ہو جیسے جَلَسْتُ جُلُوسًا

مفعول مطلق معنوی : وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے عامل کے لفظ سے نہ ہو جیسے قَعَدْتُ جُلُوسًا

مفعول مطلق کی دوسری تقسیم

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں ۱۔ تاکید ۲۔ عددی ۳۔ نوعی

مفعول مطلق تاکید : وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے معنی کی تاکید کرے جیسے جَلَسْتُ جُلُوسًا (میں واقعی بیٹھا)

مفعول مطلق عددی : وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے عدد کو بیان کرے جیسے جَلَسْتُ جُلُوسَةً (میں ایک بار بیٹھا)

مفعول مطلق نوعی : وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کی نوعیت بیان کرے جیسے جَلَسْتُ جُلُوسَةً الْاِسْتَاذ (میں استاد کی طرح بیٹھا)

(استاد کی طرح بیٹھا)

۲۔ مفعول بہ کا بیان

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے نَصَرْتُ بَكْرًا (میں نے بکر کی مدد کی)
مفعول بہ کے احکام:

- ۱۔ مفعول بہ کو فعل سے پہلے لانا جائز ہے جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُ
- ۲۔ مفعول بہ صرف فعل متعدی کا ہوتا ہے فعل لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا
- منادئی کا بیان^(۱)

منادی وہ اسم ہے جس کو حرف نداء کے ذریعے اپنی طرف متوجہ کیا جائے جیسے يَا زَيْدُ (اے زید)
حروف نداء پانچ ہیں: ۱. يَا ۲. اَيَا ۳. هَيَا ۴. اَيُّ ۵۔ ہمزہ مفتوحہ
ان میں سے اَيُّ اور ہمزہ مفتوحہ منادئی قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں اَيَا اور هَيَا منادئی بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور يَا قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے
بعض اوقات یا حرف نداء کو حذف کیا جاتا ہے جیسے يُوْسُفُ اغْرِضْ عَنْ هَذَا یہاں يُوْسُفُ سے پہلے یا
محذوف ہے (۲)

اعراب و بناء کے اعتبار سے منادئی کی صورتیں

اعراب و بناء کے اعتبار سے منادئی کی دو صورتیں ہیں:

- پہلی صورت: منادئی اگر مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے يَا رَجُلُ، يَا زَيْدَانِ، يَا زَيْدُونِ مفرد سے مراد یہ ہے کہ منادئی مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو
- دوسری صورت: اگر منادئی مضاف یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر مقصودہ (۳) ہو تو منادئی منصوب ہوگا جیسے يَا عَبْدَ اللَّهِ، يَا طَالِعًا جَبَلًا، اور نابینا کا قول يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي

(۱) مفعول بہ کی ایک خاص قسم منادی ہے اس لیے اس کو بھی یہاں بیان کیا جا رہا ہے۔

(۲) بعض اوقات منادئی کو حذف کیا جاتا ہے جیسے اَلَا يَا اَسْبُحْدُو اِیہ اصل میں اَلَا يَا قَوْمُ اَسْبُحْدُو اَتھا

(۳) نکرہ غیر مقصودہ سے مراد وہ نکرہ ہے جو نداء سے معرفہ نہ بنے، جیسے يَا غَافِلَاتِنَّ

مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جس کا مابعد سے تعلق ہو جس طرح مضاف کا مضاف الیہ سے تعلق ہوتا ہے اور یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔

۱۔ مابعد اس کا معمول ہو جیسے **يَا بَائِعًا كُتُبًا، لَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا لَكَ**

۲۔ مابعد کا اس پر عطف ہو جیسے **يَا تَلْمِيزًا وَمُعَلِّمًا**

فائدہ ۱: منادی فعل محذوف اذ غرض کا مفعول بہ ہوتا ہے کبھی لفظاً منصوب ہوتا ہے جیسے **يَا عَبْدَ اللَّهِ** اور کبھی محلاً منصوب ہوتا ہے جیسے **يَا زَيْدًا**

فائدہ ۲: منادی اگر معرف باللام ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان آئیے، **هَذَا يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ** کا فاصلہ لانا ضروری ہے جیسے **يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ، (۱) يَا هَذَا الرَّجُلُ، يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ**

۳۔ مفعول فیہ کا بیان

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتائے جیسے **خَرَجْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُمْتُ خَلْفَكَ**

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ظرف مکان ۲۔ ظرف زمان

ظرف مکان: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کی جگہ بتائے جیسے **قُمْتُ خَلْفَكَ** (میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا)

ظرف زمان: وہ اسم ہے جو فعل واقع ہونے کا وقت بتائے جیسے **خَرَجْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** (میں جمعہ کے دن نکلا)

۴۔ مفعول لہ کا بیان

مفعول لہ: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور واقع ہونے کا سبب یا غرض بتائے جیسے **قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا** (میں

بزدلی کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہوا) **قُمْتُ إِجْلَالًا لِلْأُسْتَاذِ** (میں استاد کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا)

۵۔ مفعول معہ کا بیان

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہوتا کہ اس چیز کو بتائے جس کے ساتھ فعل کا وقوع ہوا ہو جیسے

سِرْتُ وَالطَّرِيقَ (میں راستے کے ساتھ ساتھ چلا) **أَكَلْتُ وَزَيْدًا** (میں نے زید کے ساتھ کھایا)

(۱) ای کے بعد ہاء حرف تنبیہ ہے اور ہاء کے بعد والا اسم اگر جامد ہے تو ای کے لیے بدل یا عطف بیان بنتا ہے اور اگر مشتق ہے تو صفت بنتا

ہے۔ (موسوعة النحو والصرف والاعراب)

۶۔ حال کا بیان

حال: وہ لفظ ہے جو فاعل، مفعول یا مبتداء وغیرہ کی حالت بیان کرے جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ رَاكِبًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) حال جس چیز کی حالت بیان کرے اس کو ذوالحال کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں زَيْدٌ ذوالحال ہے

فائدہ: حال درج ذیل چیزوں کی حالت بیان کرتا ہے

- ۱۔ فاعل جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا
 - ۲۔ مفعول جیسے صَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا
 - ۳۔ فاعل و مفعول دونوں جیسے لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبِينَ
 - ۴۔ مبتداء جیسے (۱) زَيْدٌ رَاكِبًا قَادِمٌ
 - ۵۔ خبر جیسے هَذَا زَيْدٌ قَادِمًا
 - ۶۔ مضاف الیہ جیسے سَرَرْنِي قُدُّومُكَ سَالِمًا
 - ۷۔ مجرور بحرف جیسے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَفَّةً لِّلنَّاسِ
- حال و ذوالحال کے احکام:

- ۱۔ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا
 - ۲۔ حال اکثر مشتق ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا لیکن کبھی حال اسم جاد بھی آتا ہے جیسے لَبِسْتُ الْحَاتِمَ فِصَّةً
 - ۳۔ حال کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ
 - ۴۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا لیکن کبھی ذوالحال نکرہ بھی آتا ہے مَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَّا رَاكِبًا
- ۷۔ تمیز کا بیان

تمیز: وہ اسم ہے جو کسی اسم یا نسبت سے ابہام دور کرے جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا، طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا

تمیز کی تقسیم

تمیز کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ تمیز عن المفرد ۲۔ تمیز عن النسبة

تمیز عن المفرد: وہ تمیز ہے جو کسی اسم سے ابہام دور کرے جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا جس اسم سے ابہام دور کرے وہ تمیز کہلاتا ہے۔

(۱) مبتداء میں جروف مشبہہ بالفعل اور افعال ناقصہ وغیرہ کا اسم بھی داخل ہے

فائدہ: تمیز عن المفرد و چیزوں سے ابہام دور کرتا ہے

(۱) مقدار سے، پھر مقدار کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ عدد سے جیسے عِنْدِي ثَلَاثُونَ كِتَابًا

۲۔ وزن سے جیسے عِنْدِي مَن سَمْنًا

۳۔ کیل سے جیسے عِنْدِي قَفِيزٌ بُرًا

۴۔ ذراع سے جیسے عِنْدِي ذِرَاعٌ ثَوْبًا

۵۔ مساحت سے جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا

(۲) غیر مقدار سے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدًا

تمیز عن النسبة: وہ تمیز ہے جو کسی نسبت سے ابہام دور کرے جیسے طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا (زید علم کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَيْدٌ کی طرف اچھائی کی نسبت میں ابہام تھا کہ وہ کس اعتبار سے اچھا ہے عِلْمًا (تمیز) نے اس ابہام کو دور کر دیا۔

تمیز کے احکام:

۱۔ تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا

۲۔ تمیز اکثر اسم جامد ہوتی ہے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدًا

۳۔ تمیز کو اپنے عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے (۱)

(۱) تمیز اور حال کا فرق: حال اور تمیز میں چار فرق ہیں:

۱۔ تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے جب کہ حال مفرد اور جملہ دونوں ہو سکتا ہے۔

۲۔ تمیز ذات یا نسبت سے ابہام دور کرتی ہے جب کہ حال حالت بیان کرتا ہے۔

۳۔ تمیز اکثر جامد ہوتی ہے جب کہ حال اکثر مشتق ہوتا ہے۔

۴۔ تمیز اپنے عامل سے پہلے نہیں آتی جب کہ حال عامل سے پہلے آ سکتا ہے۔

۸۔ مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کسی کلمہ استثناء کے بعد ذکر ہو اور اپنے ماقبل کے حکم میں داخل نہ ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
مستثنیٰ کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں الْقَوْمُ مستثنیٰ منہ ہے
کلمات استثناء:

استثناء کے گیارہ کلمات ہیں

۱. إِلَّا ۲. خَلَا ۳. عَدَا ۴. مَا خَلَا ۵. مَا عَدَا ۶. لَيْسَ
۷. لَا يَكُونُ ۸. حَاشَا ۹. غَيْرُ ۱۰. سِوَى ۱۱. سِوَاءَ

مستثنیٰ کی تقسیم

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مستثنیٰ متصل ۲۔ مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد یا جزء ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا، اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ إِلَّا نِصْفَهُ
مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد اور جزء نہ ہو جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا
إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا حکم:

إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کی تین صورتیں ہیں

- ۱۔ مستثنیٰ کلام موجب میں ہو یا منقطع ہو یا مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اس صورت میں مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے
جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا، جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا، مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ
کلام موجب سے مراد وہ کلام ہے جو نفی، نہی اور استفہام سے خالی ہو
- ۲۔ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو اس صورت میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے
اور مستثنیٰ منہ سے بدل بنانا بھی جائز ہے جیسے مَا جَاءَ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا يَا إِلَّا زَيْدًا
- ۳۔ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے اعتبار

سے ہوگا جیسے مَا صَرَبْنِي إِلَّا زَيْدًا، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا

لَيْسَ، لَا يَكُونُ کے بعد مستثنیٰ کا حکم:

یہ دونوں فعل ناقص ہیں اور ان کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ ان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے (۱) جِئَاءَ

الْقَوْمِ لَيْسَ زَيْدًا، نَجَحَ الطَّلَبَةُ لَا يَكُونُ زَيْدًا

خَلَا اور عَدَا کے بعد مستثنیٰ کا حکم:

یہ دونوں فعل ہیں اور ان کے بعد مستثنیٰ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے (۲) جِئَاءَ الْقَوْمِ خَلَا

زَيْدًا، جِئَاءَ الْقَوْمِ عَدَا زَيْدًا

مَا خَلَا اور مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ کا حکم:

یہ دونوں بھی فعل ہیں اور ان کے بعد بھی مستثنیٰ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے (۳) جِئَاءَ

الْقَوْمِ مَا خَلَا زَيْدًا، جِئَاءَ الْقَوْمِ مَا عَدَا زَيْدًا

حَاشَا: یہ حرف جر ہے اور اس کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ حَاشَا زَيْدًا

غَيْرُ: یہ اسم ہے اس کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ غَيْرُ زَيْدًا

اور لفظ غَيْرُ پر مستثنیٰ والا اعراب آتا ہے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ غَيْرُ زَيْدًا، مَا جِئَاءَ أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدًا یا غَيْرُ زَيْدًا

سِوَى، سِوَاءَ: یہ دونوں بھی اسم ہیں اور ان کے بعد بھی مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے

جِئَاءَ الْقَوْمِ سِوَى زَيْدٍ یا سِوَاءَ زَيْدٍ اور ان دونوں پر بھی غَيْرُ کی طرح مستثنیٰ والا اعراب آتا ہے۔

(۱) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنی ذکر ہوتا ہے اور پورا جملہ مستثنیٰ منہ سے حال ہوتا ہے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ لَيْسَ زَيْدًا

أَيُّ لَيْسَ الْجَائِي زَيْدًا، نَجَحَ الطَّلَبَةُ لَا يَكُونُ زَيْدًا أَيْ لَا يَكُونُ النَّاجِحُ زَيْدًا

(۲) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنی ذکر ہوتا ہے اور پورا جملہ مستثنیٰ منہ سے حال ہوتا ہے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ خَلَا زَيْدًا

جِئَاءَ الْقَوْمِ عَدَا زَيْدًا

(۳) ان میں ایک ضمیر ہوتی ہے جس کا مرجع پیچھے معنی ذکر ہوتا ہے، ما مصدر یہ ہے جو پورے جملہ کو مصدر کی تائید میں کر دیتا ہے اور

پھر مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہوتا ہے جیسے جِئَاءَ الْقَوْمِ مَا خَلَا زَيْدًا، جِئَاءَ الْقَوْمِ مَا عَدَا زَيْدًا

۹۔ افعال ناقصہ کی خبر کا بیان

افعال ناقصہ کی خبر: وہ لفظ ہے جو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں قَائِمًا افعال ناقصہ کی خبر کا حکم: افعال ناقصہ کی خبر کا حکم مفرد، جملہ، نکرہ اور معرفہ ہونے میں مبتداء کی خبر کی طرح ہے

۱۰۔ حروف مشبہہ بالفعل کے اسم کا بیان

حروف مشبہہ بالفعل کا اسم: وہ اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمًا میں زَيْدًا

۱۱۔ ماو لا مشبہتین بلیس کی خبر کا بیان

وہ لفظ ہے جو ماو لا کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا میں قَائِمًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ میں أَفْضَلُ

۱۲۔ لاء نفی جنس کے اسم کا بیان

لاء نفی جنس کا اسم: وہ اسم ہے جو لاء نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ بنے جیسے لَا غُلَامٌ رَجُلٍ مُطِيعٌ لاء نفی جنس کے اسم کا حکم:

لاء نفی جنس کے اسم کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ اگر لاء نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو اور لاء کے بعد متصل آیا ہو تو منصوب ہوگا جیسے لَا

غُلَامٌ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، لَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا فِي الْكَيْسِ (تھیلی)

۲۔ اگر لاء نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو مبنی بر علامت نصب ہوگا جیسے لَا

رَجُلٌ فِي الدَّارِ، لَا رَجُلَيْنِ فِي الدَّارِ، لَا مُسْلِمَيْنِ فِي الدَّارِ

۳۔ اگر لاء نفی جنس کا اسم معرفہ ہو یا نکرہ ہو لیکن لا اور اسم کے درمیان فاصلہ ہو تو مرفوع ہوگا اور لا کا دوسرے

اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرُو، لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ

فائدہ: اس تیسری صورت میں لا کا دوسرے اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے۔

۴۔ اگر لاکا اسم نکرہ ہو اور لا اور اسم کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور لا اپنے اسم کے ساتھ بطور عطف مکرر ہو جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (طاقت و قدرت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے)

تو لا کے اسم میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

۱۔ دونوں لا کے اسم مبنی برفتحہ ہوں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۲۔ دونوں اسم مرفوع ہوں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۳۔ پہلے لاکا اسم مبنی برفتحہ ہو اور دوسرے لاکا اسم منصوب ہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۴۔ پہلے لاکا اسم مبنی برفتحہ ہو اور دوسرے لاکا اسم مرفوع ہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۵۔ پہلے لاکا اسم مرفوع ہو اور دوسرے کا اسم مبنی برفتحہ ہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (۱)

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی ترکیب اس مثال کی تقدیر ہے لَا حَوْلَ مَوْجُودَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ مَوْجُودَ إِلَّا بِاللّٰهِ لا نفی جنس، حول مبنی برفتحہ لاکا اسم، موجود خبر ہے لا کی، الاحرف استثناء باللہ جار و مجرور مل کر متعلق ہیں موجود خبر کے ساتھ، واو حرف عطف، لا نفی جنس، قوۃ مبنی برفتحہ لاکا اسم، موجود خبر ہے لا کی، الاحرف استثناء باللہ جار و مجرور مل کر متعلق ہیں موجود خبر کے ساتھ۔

مجرورات کا بیان

مجرورات دو ہیں: ۱۔ مجرور بہ حرف ۲۔ مضاف الیہ

مجرور بہ حرف: وہ اسم ہے جس پر حرف جرداغل ہو جیسے فی الدَّارِ میں الدَّارِ

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم کی حرف جر مقدّر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو جیسے
کِتَابُ زَيْدٍ میں زَيْدٍ

اضافت کا بیان

اضافت: ایک اسم کی دوسرے کی طرف حرف جر مقدّر کے واسطے سے نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔

اضافت کی تقسیم: ۱۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اضافت لفظی ۲۔ اضافت معنوی

اضافت لفظی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف صفت کا صیغہ ہو (۱) اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضَارِبُ زَيْدٍ

اضافت معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے

کِتَابُ زَيْدٍ، کَرِيمُ الْبَلَدِ

اضافت معنوی کے احکام:

۱۔ مضاف پرتوین نہیں آتی۔

۲۔ مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔

۳۔ اضافت کے وقت تشبیہ اور جمع کے نون گر جاتے ہیں جیسے الضَّارِبُ زَيْدٍ، الضَّارِبُ زَيْدٍ

(۱) صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہہ اور اسم تفضیل ہیں

توابع کا بیان

تابع: ہر وہ دوسرا لفظ ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے والے لفظ کے موافق ہو اور دونوں کا اعراب ایک وجہ سے ہو مثلاً اگر دونوں مرفوع ہوں تو دونوں کا رفع فاعل ہونے کی وجہ سے ہو یا مبتداء ہونے کی وجہ سے ہو جیسے جاء نبي رَجُلٍ عالمٍ میں عالمٍ تابع ہے

تابع سے پہلے والے لفظ کو متبوع کہتے ہیں جیسے جاء رَجُلٍ عالمٍ میں رَجُلٍ متبوع ہے

تابع کی تقسیم

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔ عفت ۲۔ معطوف ۳۔ تاکید ۴۔ بدل ۵۔ عطف بیان

۱۔ صفت کا بیان

صفت: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یا اس کے متعلق میں موجود معنی بتائے جیسے جاء نبي رَجُلٍ عالمٍ میں عالمٍ صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں (۱)

صفت کی تقسیم

صفت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ صفت بحال موصوف ۲۔ صفت بحال متعلق موصوف

صفت بحال موصوف:

وہ صفت ہے جو متبوع میں موجود معنی بتائے جیسے جاء نبي رَجُلٍ عالمٍ میں عالمٍ صفت بحال موصوف کا حکم:

صفت بحال موصوف دس چیزوں میں سے چار میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے

۱۔ رفع، نصب اور جر میں سے ایک ۲۔ افراد، تشبیہ اور جمع میں سے ایک

۳۔ تذکیر و تانیث میں سے ایک ۴۔ تعریف و تنکیر میں سے ایک

(۱) صفت کے فائدے: صفت کے کئی فائدے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ متبوع کی اچھائی بیان کرنا جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۔ متبوع کی برائی بیان کرنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں الرَّجِیْمِ

۳۔ متبوع کی وضاحت کرنا جیسے جاء زَيْدٌ الْفَاضِلُ میں الْفَاضِلُ

صفت بحال متعلق موصوف:

یہ وہ صفت ہے جو اپنے متبوع کے متعلق میں موجود معنی بتائے جیسے جاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ عَالِمٌ أَبُوهُ

صفت بحال متعلق موصوف کا حکم:

صفت بحال متعلق موصوف پانچ چیزوں میں سے دو میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے:

۱۔ رفع، نصب اور جر میں سے ایک ۲۔ تعریف و تنکیر میں سے ایک

فائدہ: صفت بعض اوقات جملہ خبریہ ہوتی ہے ایسی صورت میں دو باتیں ضروری ہیں

۱۔ موصوف نکرہ ہو اس لیے کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

۲۔ جملہ میں ایسی ضمیر ہو جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے جاءَ رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ

۲۔ معطوف کا بیان

معطوف: وہ تابع ہے جو کسی حرف عطف کے بعد واقع ہو اور اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہو جیسے جاءَ

زَيْدٌ وَعَمْرٌو معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں، حروف عطف نو ہیں^(۱):

۱. وَاو	۲. فَاو	۳. ثُمَّ	۴. حَتَّى	۵. أَوْ
۶. اِمَّا	۷. لَّا	۸. بَلْ	۹. لَكِنْ	

ضمیر مرفوع متصل پر عطف:

ضمیر مرفوع متصل پر عطف دو صورتوں میں جائز ہے:

۱۔ ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعہ اس کی تاکید لائی جائے جیسے صَرَبْتُ اَنَا وَزَيْدٌ

۲۔ ضمیر مرفوع متصل اور معطوف کے درمیان حرف عطف کے علاوہ کوئی اور فاصلہ موجود ہو جیسے صَرَبْتُ

الْيَوْمَ وَعَمْرٌو

ضمیر مجرور متصل پر عطف:

جب ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنا ہو تو حرف جریا مضاف کو معطوف میں بھی ذکر کرنا ضروری ہے جیسے

مَرَرْتُ بِهِ وَبَزَيْدٍ، كِتَابُهُ وَكِتَابُ زَيْدٍ

(۱) علامہ رضی نے لکھا ہے کہ اِمَّا حرف عطف نہیں ہے اسی لیے اس کو حرف عطف میں نہیں لکھا گیا۔

۳۔ تاکید کا بیان

تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف نسبت کو یقینی بنائے یا اس بات کو یقینی بنائے کہ متبوع اپنے تمام افراد کو شامل ہے جیسے جاء زَيْدٌ زَيْدٌ میں دوسرا زَيْدٌ پہلے زَيْدٌ کی طرف نسبت کو یقینی بنا رہا ہے اور سَجَدَ الْمَلِكَةُ كُلُّهُمْ میں كُلُّهُمْ، الْمَلِكَةُ کی شمولیت کو یقینی بنا رہا ہے تاکید کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

تاکید کی تقسیم

تاکید کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تاکید لفظی ۲۔ تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظ کو مکرر لایا جائے جیسے جاء زَيْدٌ زَيْدٌ یہ تاکید تمام الفاظ میں ہوتی ہے تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو تاکید کے مخصوص الفاظ سے ہو جیسے سَجَدَ الْمَلِكَةُ كُلُّهُمْ میں كُلُّهُمْ

تاکید معنوی کے درج ذیل نو الفاظ ہیں

۱. نَفْسٌ	۲. عَيْنٌ	۳. كَلَا	۴. كَلْنَا	۵. كُلٌّ
۶. أَجْمَعُ	۷. أَكْثَرُ	۸. أَبْغَضُ	۹. أَبْصَحُ	

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ دونوں لفظ ہمیشہ اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے جاء زَيْدٌ نَفْسُهُ جاء الاستاذ عَيْنُهُ

كَلَا، كَلْنَا: یہ دونوں بھی اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور صرف تشبیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں کلام ذکر کے لیے اور کلمات مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے جاء الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا

كُلٌّ: یہ بھی اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے جاء الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
أَجْمَعُ: یہ اضافت کے بغیر استعمال ہوتا ہے جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ أَجْمَعُ

اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ: یہ تینوں اجمع کے ساتھ (۱) مزید تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کے بعد آتے ہیں جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ اَكْتَعُونَ اَبْتَعُونَ اَبْصَعُونَ

فائدہ: جب نفس یا عین کے ذریعہ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعہ اس کی تاکید لانا ضروری ہے جیسے ضَرَبْتُ اَنْتَ نَفْسُكَ

۴۔ بدل کا بیان

بدل: وہ تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو بلکہ اس کا ذکر صرف بدل کے تعارف اور وضاحت کے لیے ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوكَ میں اَخُوكَ بدل ہے، بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں

بدل کی تقسیم

بدل کی چار قسمیں ہیں ۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

۱۔ بدل الکل: وہ بدل ہے کہ اس کا اور اس کے متبوع (مبدل منہ) کا مصداق ایک ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوكَ

۲۔ بدل البعض: وہ بدل ہے جو اپنے متبوع (مبدل منہ) کا ایک حصہ ہو جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهُ (میں نے زید کو سر پر مارا)

۳۔ بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جو ایسی چیز بتائے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو جیسے سَلِبَ زَيْدٌ ثَوْبَهُ (زید کا کپڑا

چھینا گیا)

فائدہ: بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ اپنے متبوع (مبدل منہ) کی ضمیر لازمی ہوتی ہے ضَرَبْتُ زَيْدًا

رَأْسَهُ، سَلِبَ زَيْدٌ ثَوْبَهُ

۴۔ بدل الغلط: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کرنے کے بعد لایا جائے جیسے جَاءَ زَيْدٌ بَكْرٌ (میں مقصود بکر کہنا تھا)

فائدہ: جب مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

نَاصِيَةِ كَاذِبَةٍ

۵۔ عطف بیان کا بیان

عطف بیان: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے اور صفت نہ ہو جیسے رَأَيْتُ الْأَمِيرَ سَيْفَ الدَّوْلَةِ (میں نے امیر سیف الدولہ کو دیکھا) میں سَيْفَ الدَّوْلَةِ عطف بیان ہے عطف بیان کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔

فائدہ: عطف بیان صفت بحال موصوف کی طرح دس چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے:

- | | |
|------------------------|-----------------------------|
| ۱۔ رفع، نصب اور جر میں | ۲۔ افراد، تثنیہ اور جمع میں |
| ۳۔ تذکیر و تانیث میں | ۴۔ تعریف و تنکیر میں |

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

عوامل کا بیان

عامل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ عامل لفظی ۲۔ عامل معنوی

عامل لفظی: وہ عامل ہے جس کا تلفظ ہو سکے، چاہے لفظوں میں موجود ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ یا محذوف ہو جیسے يَاعْبُدِ اللّٰهَ یہاں اذْغُوْا عامل محذوف ہے

عامل معنوی: وہ عامل ہے جس کا تلفظ نہ ہو سکے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ اور قَائِمٌ دونوں کا عامل معنوی ہے

عوامل لفظیہ کا بیان

عوامل لفظیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ حروف عاملہ ۲۔ افعال عاملہ ۳۔ اسماء عاملہ

حروف عاملہ

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اسم میں عمل کرنے والے حروف ۲۔ فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف

اسم میں عمل کرنے والے حروف

اسم میں عمل کرنے والے حروف کی چار قسمیں ہیں

۱۔ حروف جارہ ۲۔ حروف مشبہ بالفعل ۳۔ ماو لا مشبہین بلیس ۴۔ لاء نفی جنس

حروف جارہ کا بیان

حروف جارہ: وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اس کو جردیتے ہیں جیسے فی الدَّارِ میں فی

حروف جارہ سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں

بَاوَتَاوْكَافٌ وَلَا مٌ وَوَاوٌ مُنْذُ وَمُنْذُ خَلَا

رُبُّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنْ عَلَى حَتَّى إِلَى

جارو مجرور کے ترکیبی احکام

جارو مجرور کے ترکیبی احکام درج ذیل ہیں:

۱۔ جب کلام میں جارو مجرور آئے تو وہ لازماً کسی چیز کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں جس چیز سے متعلق ہوتے ہیں اس کو متعلق کہتے ہیں۔

۲۔ جارو مجرور کا متعلق فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

۳۔ جارو مجرور کا متعلق کبھی لفظوں میں موجود ہوتا ہے جیسے نَظَرْتُ إِلَيْكَ میں نَظَرْتُ اور کبھی محذوف ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ یہاں فِي الدَّارِ کا متعلق ثابت محذوف ہے

۴۔ جارو مجرور کا متعلق اگر محذوف ہو تو وہ عام طور پر چار افعال عامہ میں سے کوئی ایک ہوگا وہ چار افعال عامہ درج ذیل ہیں ۱. كَوْنٌ ۲. ثُبُوتٌ ۳. وُجُودٌ ۴. حُصُولٌ

۵۔ جارو مجرور کا متعلق جب محذوف ہو تو اس کو فعل نکالنا بھی جائز ہے اور اسم (شبہ فعل) نکالنا بھی جائز ہے

۶۔ جارو مجرور اگر اسم موصول کا صلہ بنے تو ان کا متعلق فعل نکالنا ضروری ہے کیونکہ صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوتا ہے جیسے اَعْطَانِي زَيْدٌ مَا فِي الدَّارِ اَيُّ مَا كَانَ فِي الدَّارِ

۷۔ جارو مجرور اگر نکرہ کے بعد آئے تو صفت بنتے ہیں جیسے رَأَيْتُ طَائِرًا عَلَى غُصْنٍ اور اگر معرفہ کے بعد آئے تو حال بنتے ہیں جیسے رَأَيْتُ الطَّائِرَ عَلَى غُصْنٍ (میں نے نہنی پر پرندہ دیکھا) (۱)

۸۔ رُبُّ اور حرف جر زائد کا متعلق نہیں ہوتا جیسے كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا، رُبُّ رَجُلٍ لَقِيْتُ

حروف مشبہ بالفعل کا بیان

حروف مشبہ بالفعل: وہ چھ حروف ہیں جو مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو

ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں

وہ چھ حروف یہ ہیں ۱. اِنَّ ۲. اَنَّ ۳. كَيْفَ ۴. لَكِنَّ ۵. لَيْتَ ۶. لَعَلَّ

اِنَّ: یہ جملہ میں تاکید و تحقیق کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ (بلاشبہ اللہ ایک ہے)

اَنَّ: یہ بھی جملہ میں تاکید و تحقیق کا معنی پیدا کرتا ہے اور اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مصدر کے حکم میں ہوتا ہے جیسے

اِغْلَمْ اَنَّ الْكَسَلَ مُضِرٌّ (جان لو کہ یقیناً سستی نقصان دینے والی ہے) (۱)

كَانَ: یہ اپنے اسم کو خبر سے تشبیہ دینے کے لیے آتا ہے جیسے كَانَ زَيْدًا اَسَدًا (گویا کہ زید شیر ہے)

لِکِنَّ: یہ استدراک کے لیے استعمال ہوتا ہے

استدراک: گذشتہ جملہ سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنا استدراک کہلاتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ لِّکِنَّ عُمَرَ

لَمْ یَجِیْءَ (جب متکلم نے جاء زید کہا تو سننے والے کو وہم پیدا ہوا کہ زید کے ساتھ عمر وہ بھی آیا ہوگا کیونکہ

وہ زید کا دوست ہے اور دونوں ہر وقت اکٹھے رہتے ہیں اس وہم کو متکلم نے لِّکِنَّ عُمَرَ لَمْ یَجِیْءَ سے

دور کیا کہ عمر زید کے ساتھ نہیں آیا ہے)

لَیْتَ: یہ کسی چیز کی تمنا اور خواہش ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوذُ (کاش جوانی لوٹ

آئے) لَیْتَ الْمُسَافِرِ حَاضِرٌ (کاش مسافر موجود ہوتا)

لَعَلَّ: یہ کسی چیز کی امید ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے لَعَلَّ الْكِتَابَ رَخیصٌ (شاید کتاب سستی ہو)

(۱) اِنَّ کی پہچان: گیارہ جگہوں میں اِنَّ پڑھنا ضروری ہے

- ۱۔ جب کلام کے شروع میں ہو ۲۔ جب حیث کے بعد واقع ہو ۳۔ جب اِذ کے بعد واقع ہو
- ۴۔ جب صلہ کے شروع میں واقع ہو ۵۔ جب جواب قسم کے شروع میں واقع ہو ۶۔ جب جملہ حالیہ کے شروع میں واقع ہو
- ۷۔ جب قول کا مقولہ بنے ۸۔ جب کسی اسم کی صفت بنے ۹۔ جب خبر پر لام ابتداء داخل ہو
- ۱۰۔ جب کسی اسم کی خبر بنے ۱۱۔ جب مذکور دس چیزوں میں سے کسی کا تابع بنے

اَنَّ کی پہچان: نو جگہوں میں اَنَّ پڑھنا ضروری ہے

- ۱۔ جب فاعل بنے ۲۔ جب نائب فاعل بنے ۳۔ جب مفعول بہ بنے
- ۴۔ جب مضاف الیہ بنے ۵۔ جب مجرد بہ حرف بنے ۶۔ جب مبتداء بنے
- ۷۔ جب مستثنیٰ بنے ۸۔ جب کسی صفت کی خبر بنے ۹۔ جب مذکورہ آٹھ چیزوں میں سے کسی کا تابع بنے

اِنَّ، اَنَّ: چار جگہوں میں اِنَّ اور اَنَّ دونوں پڑھنا صحیح ہے

- ۱۔ جب فاعل جزاء کے بعد واقع ہو ۲۔ جب اِذ الفجائیہ کے بعد واقع ہو
- ۳۔ جب جملہ تعلیلیہ کے شروع میں واقع ہو ۴۔ جب لا بحرّم کے بعد واقع ہو

فائدہ: بعض اوقات ان حروف کے ساتھ ما کا فہ ملتا ہے اور ان کو عمل سے روک دیتا ہے جیسے لَيْتَمَا عَلَيَّ حَاضِرٌ (کاش علی موجود ہوتا)

ما ولا مشبہتین بلیس کا بیان

ما ولا مشبہتین بلیس سے مراد وہ ”ما ولا“ ہیں جو دو باتوں میں بلیس کے ساتھ مشابہ ہیں:

۱۔ بلیس کی طرح مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

۲۔ بلیس کی طرح نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اسی مشابہت کی وجہ سے یہ بلیس کا عمل کرتے ہیں یعنی مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان

کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ

فائدہ: لا کا بلیس کی طرح استعمال بہت کم ہے۔

ما کے عمل کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ ما کے بعد ان زائدہ نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

۲۔ ما کی خبر پر الا داخل نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا زَيْدٌ إِلَّا قَائِمٌ

۳۔ ما کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ ما عمل نہیں کرے گا جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

لا کے عمل کی بھی تین شرطیں ہیں:

۱۔ لا کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں ورنہ لا عمل نہیں کرے گا۔

۲۔ لا کی خبر پر الا داخل نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا جیسے لَا رَجُلٌ إِلَّا قَائِمٌ

۳۔ لا کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو ورنہ لا عمل نہیں کرے گا جیسے لَا قَائِمٌ رَجُلٌ

فائدہ: ما ولا کی طرح لات بھی بلیس کا عمل کرتا ہے۔

لات کے عمل کی دو شرطیں ہیں:

۱۔ اسم و خبر دونوں ظرف زمان ہوں ۲۔ اسم و خبر میں سے ایک حذف ہو، عام طور پر اسم محذوف ہوتا ہے

جیسے لَاتُ سَاعَةً مِّنْ دَمٍ أَيْ لَاتُ السَّاعَةُ سَاعَةً مِّنْ دَمٍ (یہ گھڑی پشیمانی کی گھڑی نہیں ہے)

لائئی جنس کا بیان

لائئی جنس: وہ لاء ہے جو جنس سے صفت کی نفی کرنے کے لیے استعمال ہو، یہ بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتی ہے مبتداء کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمٌ

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف۔

۲۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف۔

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں ۱۔ اَنْ ۲۔ لَنْ ۳۔ كَيْ ۴۔ اِذَنْ

۱۔ اَنْ: یہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کو مصدر کے حکم میں کر دیتا ہے اس لیے اسے

ان ناصبہ مصدریہ کہتے ہیں جیسے اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)

۲۔ لَنْ: یہ بھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرتا ہے اور تاکید کے ساتھ اس کی نفی کرتا ہے جیسے

لَنْ يَنْصُرَ (وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا)

۳۔ كَيْ: یہ بھی اَنْ کی طرح ناصبہ مصدریہ ہے اور اس سے پہلے لام تعلیل لفظ یا تقدیر ضرور ہوتا ہے اور اس کا ماقبل

اس کے مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں

داخل ہو جاؤں) اسلام لانا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے

۴۔ اِذَنْ: یہ ہمیشہ کسی کلام کا جواب بنتا ہے اور فعل مضارع کو تین شرطوں سے نصب دیتا ہے:

۱۔ اس کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو۔

۲۔ اس کا مابعد ماقبل کے لیے معمول نہ ہو۔

۳۔ اس کے اور فعل مضارع کے درمیان لائئی اور قسم کے علاوہ کوئی اور فاصلہ نہ ہو جیسے کوئی کہے سَأَسَافِرُ

بَعْدَ سَاعَةٍ اور آپ جواب میں کہیں اِذَنْ لَا اَزُورُكَ

اَنْ مُقَدَّرَہ:

تقدیر اَنْ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تقدیر وجوبی ۲۔ تقدیر جوازی

تقدیر وجوبی: پانچ جگہوں میں اَنْ وجوباً مقدر ہوتا ہے

(۱) لام جود کے بعد جیسے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

لام جود: وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر تاکید کے لیے آتا ہے

(۲) حتی کے بعد جب کہ حتی کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو جیسے وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ

(۳) اس او کے بعد جوالی یا الا کے معنی میں ہو جیسے لَا حَسْبُ لَكَ أَوْ تُعْطِينِي حَقِّي أَيْ إِلَى أَنْ

تُعْطِينِي حَقِّي، لَأُضِرَّ بَنِكَ أَوْ تُسَلِّمَ أَيْ إِلَّا أَنْ تُسَلِّمَ

(۴) اس واو کے بعد جمع کے معنی میں ہو اور چھ چیزوں کے بعد واقع ہو

۱۔ امر کے بعد ہو ۲۔ نہی کے بعد ہو ۳۔ نفی کے بعد ہو ۴۔ استفہام کے بعد ہو

۵۔ تمنی کے بعد ہو ۶۔ عرض و تخصیص کے بعد ہو (۱)

(۵) اس فاء کے بعد جس کا ماقبل، مابعد کے لیے سبب ہو اور چھ چیزوں کے بعد واقع ہو

۱۔ امر کے بعد ہو ۲۔ نہی کے بعد ہو ۳۔ نفی کے بعد ہو ۴۔ استفہام کے بعد ہو

۵۔ تمنی کے بعد ہو ۶۔ عرض و تخصیص کے بعد ہو (۲)

تقدیر جوازی: دو جگہوں میں اَنْ جوازاً مقدر ہوتا ہے

۱۔ لام گئی کے بعد جیسے قَامَ زَيْدٌ لِيَذْهَبَ

لام گئی: لام گئی وہ لام ہے جو گئی کے معنی میں ہو یعنی اس کا ماقبل، مابعد کے لیے سبب ہو

(۱) مذکورہ مقامات کی مثالیں درج ذیل ہیں:

۲۔ نہی کے بعد ہو جیسے لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبِ اللَّبَنَ

۴۔ استفہام کے بعد ہو جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَأَشْرَبْتَهُ

۶۔ عرض کے بعد ہو جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا وَتُصِيبُ خَيْرًا

۱۔ امر کے بعد ہو جیسے زُرْنِي وَأَكْرِمْكَ

۳۔ نفی کے بعد ہو جیسے مَا تَأْتِينَا وَتُحَدِّثُنَا

۵۔ تمنی کے بعد ہو جیسے لَيْتَ لِي مَالًا وَأَنْفِقَهُ

(۲) مذکورہ مقامات کی مثالیں درج ذیل ہیں:

۲۔ نہی کے بعد ہو جیسے لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ فَتَشْرَبِ اللَّبَنَ

۴۔ استفہام کے بعد ہو جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ فَأَشْرَبْتَهُ

۶۔ عرض کے بعد ہو جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبُ خَيْرًا

۱۔ امر کے بعد ہو جیسے زُرْنِي فَأَكْرِمْكَ

۳۔ نفی کے بعد ہو جیسے مَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثُنَا

۵۔ تمنی کے بعد ہو جیسے لَيْتَ لِي مَالًا فَأَنْفِقَهُ

۲۔ واو، فاء، ثَمَّ اور اَوْ عاطفہ کے بعد جب کہ معطوف علیہ اسم ہو جیسے اَعَجَبْنِي ضَرْبُكَ زَيْدًا وَتَشْتِمَ

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں

۱۔ لَمْ ۲۔ لَمَّا ۳۔ لام امر ۴۔ لاءِ نہی ۵۔ اِنْ شرطیہ

۱۔ لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَمْ يَكْتُبْ (اس نے نہیں لکھا)

۲۔ لَمَّا: یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے لیکن یہ ماضی سے حال تک فعل کی نفی کرتا ہے جیسے

لَمَّا يَكْتُبْ (اس نے اب تک نہیں لکھا)

۳۔ لام امر: یہ طلب کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لِيَكْتُبْ (چاہیے کہ وہ لکھے)

۴۔ لاءِ نہی: یہ کسی کام سے روکنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جیسے لَا تَكْتُبْ (مت لکھو)

۵۔ اِنْ شرطیہ: یہ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جن میں سے پہلا سبب اور دوسرا مسبب ہوتا ہے پہلے کو شرط اور

دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے اِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ (اگر تم جاؤ گے تو میں جاؤنگا)

اِنْ مقدرہ: پانچ چیزوں کے جواب سے پہلے اِنْ اور فعل شرط دونوں مقدر ہوتے ہیں بشرطیکہ یہ پانچ

چیزیں جواب کے لیے سبب ہوں:

۱۔ امر کے جواب سے پہلے ۲۔ نہی کے جواب سے پہلے ۳۔ استفہام کے جواب سے پہلے

۴۔ تمنی کے جواب سے پہلے ۵۔ عرض کے جواب سے پہلے^(۱)

(۱) مذکورہ مقامات کی مثالیں بالترتیب درج ذیل ہیں:

۱۔ اِقْرَأْ تَنْجَحْ اِنِّیْ اِنْ تَقْرَأْ تَنْجَحْ (اگر پڑھو گے تو کامیاب ہو گے)

۲۔ لَا تَكْذِبْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ اِنِّیْ اِنْ لَمْ تَكْذِبْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ (اگر جھوٹ نہیں بولو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا)

۳۔ هَلْ تَزُوْرُنَا نَكْرُمُكَ اِنِّیْ اِنْ تَزُوْرُنَا نَكْرُمُكَ (اگر ہمارے ہاں آؤ گے تو ہم آپ کا اکرام کریں گے)

۴۔ لَيْسَ لَكَ عِنْدِيْ اَكْرَمُكَ اِنِّیْ اِنْ تَكُنْ عِنْدِيْ اَكْرَمُكَ (اگر تم میرے ہاں ہوتے تو میں تمہارا اکرام کرتا)

۵۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا نَصُبْ اِكْرَامًا اِنِّیْ اِنْ تَنْزِلُ بِنَا نَصُبْ اِكْرَامًا (اگر تم ہمارے ہاں آؤ گے تو اکرام پاؤ گے)

افعال عاملہ کا بیان

واضح رہے کہ فعل کی تمام قسمیں عامل ہیں کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے

فعل کی پہلی تقسیم

فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ فعل معلوم ۲۔ فعل مجہول

فعل معلوم: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر ہو جیسے كَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ (طالب علم نے سبق لکھا)

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ ہو جیسے كَتَبَ الدَّرْسُ (سبق لکھا گیا)

فعل کی دوسری تقسیم

فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ فعل لازم ۲۔ فعل متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جس میں فاعل کے ذکر کرنے پر بات پوری ہو جائے اور مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو

جیسے نَامَ حَامِدٌ (حامد سو گیا) (۱)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس میں فاعل کے ساتھ مفعول بہ ذکر کرنے کی بھی ضرورت ہو جیسے حَفِظَ

مَحْمُودٌ الدَّرْسَ (محمود نے سبق یاد کیا)

فعل متعدی کی تقسیم

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

۲۔ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہو جیسے أَعْطَى زَيْدٌ عَمْرًا دِرْهَمًا

(۱) فعل لازم کو متعدی بنانا: فعل لازم کو دو طریقوں سے متعدی بنایا جاتا ہے

۱۔ حرف جر کے ذریعہ جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کو لے گیا)

۲۔ اس کو کسی متعدی باب کی طرف منتقل کرنے سے جیسے أَذْهَبُ زَيْدٌ كِتَابًا (زید کتاب لے گیا)

۳۔ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز نہ ہو جیسے افعال قلوب (۱)

۴۔ تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو جیسے اَعْلَمَ، اَرَى، اَنْبَأَ، نَبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَرَ، حَدَّثَ

فعل کا عمل

فعل معلوم کا عمل: فعل معلوم اگر لازم ہے تو فاعل کو رفع اور درج ذیل سات چیزوں کو نصب دیتا ہے

۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول فیہ ۳۔ مفعول لہ ۴۔ مفعول معہ ۵۔ حال ۶۔ تمیز ۷۔ مستثنیٰ

اور اگر متعدی ہے تو ان سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے

فعل مجہول کا عمل: فعل مجہول فاعل کی جگہ نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور باقی چیزوں کو نصب دیتا ہے

فعل کی تیسری تقسیم

فعل کی تین قسمیں ہیں ۱۔ فعل ماضی ۲۔ فعل مضارع ۳۔ فعل امر (حاضر معروف)

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزشتہ زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)

فعل ماضی کا حکم: فعل ماضی بنی اصل ہے

اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ہو تو بنی بر سکون ہوتا ہے جیسے نَصَرْتُ

اگر اس کے ساتھ واو ضمیر ہو تو بنی بر ضمہ ہوتا ہے جیسے نَصَرُوا

اور اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واو ضمیر دونوں نہ ہو تو بنی بر فتح ہوتا ہے جیسے نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرْتُ

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے جیسے يَنْصُرُ (مدد

کر رہا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد)

فعل مضارع کا حکم: فعل مضارع اگر نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو تو معرب ہوتا ہے اور اگر نون جمع

مؤنث یا نون تاکید کے ساتھ ہو تو بنی ہوتا ہے، البتہ نون اعرابی والے سات صیغہ نون تاکید

لگنے کے باوجود معرب ہوتے ہیں

(۱) افعال قلوب کا بیان انشاء اللہ عنقریب آ رہا ہے۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے ہونے یا کرنے کا مطالبہ سمجھا جائے جیسے اُنْصُرْ (مدد کر تو ایک مرد)

فعل امر کا حکم: فعل امر بھی مبنی اصل ہے۔

کبھی مبنی بر سکون ہوتا ہے جیسے اُنْصُرْ

کبھی مبنی بر حذف حرف علت ہوتا ہے جیسے اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشِ

کبھی مبنی بر حذف نون ہوتا ہے جیسے اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا، اُنْصُرِي

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور

خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اسم پر

تام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے ہیں، اور یہ سترہ افعال ہیں

۱. كَانَ	۲. صَارَ	۳. ظَلَّ	۴. بَاتَ	۵. أَصْبَحَ
۶. أَضْحَى	۷. أَمْسَى	۸. عَادَ	۹. عَدَا	۱۰. رَاحَ
۱۱. آضَ	۱۲. مَارَزَالَ	۱۳. مَا انفَكَ	۱۴. مَا بَرَحَ	۱۵. مَا فَنَى
۱۶. مَا دَامَ	۱۷. لَيْسَ			

كَانَ: یہ اسم کے لیے خبر کے ثبوت کا زمانہ بتاتا ہے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا، يَكُونُ زَيْدٌ قَائِمًا

فائدہ: كَانَ کی دو قسمیں اور ہیں

۱. كَانَ تامہ: یہ ثبت اور حاصل کے معنی میں ہوتا ہے اور اسم (فاعل) پر تام ہوتا ہے جیسے كَانَ الْقِتَالُ أَيْ حَصَلَ الْقِتَالُ (لڑائی ہو گئی)

۲. كَانَ زائدہ: یہ کلام میں زائد ہوتا ہے یعنی اس کے حذف کرنے سے کلام کا معنی نہیں بدلتا جیسے مَا كَانَ أَحْسَنَ زَيْدًا أَيْ مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا حسین ہے)

صَارَ: یہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کا معنی بتاتا ہے جیسے صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہو گیا)

ظَلَّ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی جیسے ظَلَّ زَيْدٌ غَائِبًا (زید سارا دن غائب رہا)

بَاتَ: یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے ساری رات ثابت رہی جیسے بَاتَ الْمَرِيضُ مُتَالِمًا (مریض ساری رات تکلیف میں رہا)

فَانْدَه: ظل اور بات بھی کبھی صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا (اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا)

أَصْبَحَ، أَضْحَى، أَمْسَى: یہ تینوں اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا ثبوت انہی اوقات میں ہے جو ان تینوں سے سمجھا آ رہے ہیں جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ مُسْرُورًا (زید صبح کے وقت خوش ہوا) أَضْحَى زَيْدٌ قَائِمًا (زید چاشت کے وقت کھڑا ہوا) أَمْسَى زَيْدٌ قَائِمًا (زید شام کے وقت کھڑا ہوا)

فَانْدَه: بعض اوقات یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہو گیا)

عَادَ، عَدَا، رَاحَ، آضَ: یہ چاروں صَار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہو گیا) مَا زَالَ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرَحَ، مَا فُتِيَءَ:

ان چاروں سے ثبوت خبر کا دوام اور استمرار سمجھا آتا ہے جیسے مَا زَالَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا (زید ہمیشہ محنتی رہا)

مَا دَامَ: یہ اس بات کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ جب تک خبر اسم کے لیے ثابت ہے اس وقت تک اس سے پہلے

والا فعل ثابت رہے گا جیسے أَقُومُ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا (جب تک زید بیٹھا ہوا ہے میں کھڑا رہوں گا)

لَيْسَ: یہ نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

افعال مقاربہ (۱)

افعال مقاربہ: افعال ناقصہ کی طرح مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم

اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے اور یہ دس افعال ہیں

- | | | | | |
|---------------|-----------|-------------|-----------|--------------|
| ۱. كَادَ | ۲. كَرَبَ | ۳. أَوْشَكَ | ۴. عَسَى | ۵. حَوَى |
| ۶. اِخْلَوَقَ | ۷. طَفِقَ | ۸. أَخَذَ | ۹. جَعَلَ | ۱۰. أَنْشَأَ |

(۱) یہ افعال درحقیقت افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہیں اس لیے ان افعال کے اسم کو مرفوعات میں اور خبر کو منصوبات میں ذکر نہیں کیا گیا۔

افعال مقاربہ کی تقسیم

افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ افعال مقاربہ (۱) ۲۔ افعال رجاء ۳۔ افعال شروع

۱۔ افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔
یہ تین افعال ہیں:

۱. کَادَ ۲. كَوَّبَ ۳. أَوْشَكَ جیسے كَادَتْ الشَّمْسُ تَغْرُبُ (سورج غروب ہونے کے قریب ہے)
كَادَ، كَوَّبَ کی خبر اکثر اُن ناصبہ کے بغیر ہوتی ہے جیسے كَادَتْ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، اور أَوْشَكَ کی خبر اکثر
اُن ناصبہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے أَوْشَكَ الْوَقْتُ أَنْ يَنْتَهِيَ

۲۔ افعال رجاء: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ متکلم کو خبر کے حصول کی امید ہے
یہ بھی تین افعال ہیں: ۱. عَسَى ۲. حَرَى ۳. اِخْلَوْلَقْ جیسے عَسَى الْمَذْنِبُ أَنْ يَتُوبَ (امید
ہے کہ گناہگار توبہ کر لے)

عَسَى کی خبر اکثر اُن ناصبہ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے عَسَى الْمَذْنِبُ أَنْ يَتُوبَ اور حَرَى، اِخْلَوْلَقْ ان دونوں کی
خبر ہمیشہ اُن کے ساتھ ہوتی ہے جیسے حَرَى زَيْدٌ أَنْ يَجِيءَ (امید ہے کہ زید آجائے)

۳۔ افعال شروع: وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ فاعل نے خبر کو شروع کر دیا۔
یہ کئی افعال ہیں جن میں سے مشہور چار ہیں:

۱. طَفِقَ ۲. أَخَذَ ۳. جَعَلَ ۴. أَنْشَأَ جیسے جَعَلَ الطِّفْلُ يَبْكِي (بچہ رونے لگا)

ان افعال کی خبر ہمیشہ اُن ناصبہ کے بغیر ہوتی ہے جیسے جَعَلَ الطِّفْلُ يَبْكِي

فائدہ: ان افعال میں سے عَسَى، أَوْشَكَ اور اِخْلَوْلَقْ تام بھی استعمال ہوتے ہیں اس صورت میں ان کے
بعد فعل مضارع منصوب باُن ناصبہ ہوتا ہے جیسے عَسَى أَنْ يَتُوبَ الْمَذْنِبُ (امید ہے کہ گناہگار توبہ کر لے) اَنْ يَتُوبَ
الْمَذْنِبُ بتاویل مصدر عسی تامہ کا فاعل ہے

(۱) افعال مقاربہ ان کی ایک قسم ہیں لیکن تو معاسب کو افعال مقاربہ کہتے ہیں۔

افعال قلوب

افعال قلوب: وہ افعال ہیں جو یقین اور گمان کا معنی دیتے ہیں اور مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر ان کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں جیسے اَعْلَمُ اللّٰہَ رَازِقًا (میں اللہ کے رازق ہونے کا یقین رکھتا ہوں) ظَنَنْتُ زَيْدًا مُّجْتَهِدًا (میں نے زید کو محنتی گمان کیا)

یہ سات افعال ہیں: ۱. عَلِمْتُ ۲. وَجَدْتُ ۳. رَأَيْتُ ۴. ظَنَنْتُ ۵. حَسِبْتُ ۶. خَلْتُ ۷. زَعَمْتُ

ان میں سے عَلِمْتُ، وَجَدْتُ اور رَأَيْتُ یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ اور خَلْتُ گمان کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور زَعَمْتُ یقین اور گمان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے فائدہ: اگر یہ افعال یقین اور گمان کے معنی میں استعمال نہ ہوں تو یہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوں گے جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو دیکھا)

افعال قلوب کے احکام: ان افعال کے تین احکام ہیں:

۱۔ ان افعال میں ایک مفعول کو حذف کر کے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے لہذا عَلِمْتُ زَيْدًا نہیں کہہ سکتے۔

۲۔ اگر یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان یا ان کے بعد آئے تو ان کو عمل دینا بھی جائز ہے اور ان کے عمل کو باطل کرنا بھی جائز ہے جیسے زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا۔

۳۔ اگر یہ افعال استفہام یا نفی سے پہلے واقع ہوں تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے عَلِمْتُ أَرَيْدُ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرُو، عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ

فائدہ: بعض اوقات ان افعال کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جو ان کے دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے أَظُنُّ أَنَّكَ مَرِيضٌ، اَللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ

افعال مدح و ذم

افعال مدح و ذم: وہ افعال ہیں جو مبالغہ کے ساتھ مدح (اچھائی) یا ذم (برائی) کا معنی ظاہر کرتے ہیں یہ

چار افعال ہیں :

۱. نِعْمَ ۲. حَبَّذَا ۳. بُئْسَ ۴. سَاءَ

نِعْمَ اور حَبَّذَا اچھائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ (ایوب علیہ السلام بہترین بندے تھے)

اور بُئْسَ اور سَاءَ برائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے بُئْسَ الطَّالِبُ زَيْدٌ (زید نہایت برا طالب علم ہے)

مخصوص بالمدح، مخصوص بالذم:

ان افعال کے فاعل کے بعد ایک مرفوع اسم آتا ہے اگر افعال مدح کے فاعل کے بعد ہو تو اس کو مخصوص

بالمدح کہتے ہیں جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ میں أَيُّوبُ مخصوص بالمدح ہے اور اگر افعال ذم کے فاعل کے بعد ہو تو اس

کو مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے بُئْسَ الطَّالِبُ زَيْدٌ میں زَيْدٌ مخصوص بالذم ہے۔

فائدہ: نِعْمَ، بُئْسَ اور سَاءَ میں مخصوص کا تذکیر، تانیث، افراد، تشنیہ اور جمع میں فاعل کے مطابق ہونا ضروری

ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ، نِعْمَ الرَّجَالُ الزَّيْدُونَ، نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ

هِنْدٌ، نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ، نِعْمَتِ النِّسَاءِ الْهِنْدَاتُ۔

نِعْمَ، بُئْسَ، سَاءَ: کا فاعل چار طرح استعمال ہوتا ہے:

۱۔ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

۲۔ فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ قَائِدُ الْمُسْلِمِينَ خَالِدٌ

۳۔ فاعل ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ قَائِدُ جَيْشِ

الْمُسْلِمِينَ زَيْدٌ

۴۔ فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو اور اس کے بعد اس کی تمیز ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ

فائدہ: ضمیر مبہم کی تمیز کبھی نکرہ ہوتی ہے جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اور کبھی لفظ ماہوتی ہے جیسے نِعْمًا هِيَ

حَبَدٌ: (۱) اس کا فاعل ہمیشہ ذال اسم اشارہ ہوتا ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے جیسے حَبَدًا لِمُجَاهِدُونَ (مجاہدین بہترین لوگ ہیں)

فائدہ: یہ افعال اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم بنتے ہیں اور مخصوص مبتداء مؤخر بنتا ہے۔

فعل تعجب

فعل تعجب: وہ فعل ہے جو تعجب و حیرت کا معنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا زَيْدٌ كَتَنَّا حَسِينَ؟

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں ۱. مَا أَفْعَلَهُ ۲. أَفْعِلْ بِهِ

مَا أَفْعَلَهُ کی ترکیب: مآثرہ بمعنی شئیء مبتداء، بعد والا جملہ خبر، مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

أَفْعِلْ بِهِ کی ترکیب: أَفْعِلْ صورتا امر معنی ماضی، بناء زائدہ، هاء ضمیر مجرور متصل محلّا مرفوع أَفْعِلْ فعل کا فاعل

أَفْعِلْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

فعل تعجب کی بناء: فعل تعجب ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے بنتا ہے جن میں رنگ اور عیب کا معنی نہیں ہوتا

رنگ اور عیب والے ابواب سے اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے فعل تعجب نہیں بنتا اگر ان ابواب سے فعل تعجب کا معنی

مطلوب ہو تو باب کے مصدر سے پہلے أَشَدَّ اور أَشَدِّدْ جیسے الفاظ لگاتے ہیں جیسے مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الرُّمَّانِ (انار

کتنی زیادہ سرخ ہے) أَكْثَرُ بِأَكْرَامِ زَيْدٍ (زید کتنی زیادہ اکرام کرنے والا ہے)

فائدہ: فَعْلَ کا وزن بھی تعجب کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے كَبُرَتْ كَلِمَةً (کتنی بڑی بات ہے)

(۱) بعض اوقات حَبَدٌ پر لا داخل ہوتی ہے اس صورت میں یہ ذم کے لیے ہوتا ہے جیسے لَا حَبَدًا طَالِبًا زَيْدًا

اسماء عاملہ کا بیان

اسماء عاملہ دس ہیں:

- | | | | |
|--------------|------------------------------|--------------|----------------|
| ۱۔ اسم فاعل | ۲۔ اسم مبالغہ ^(۱) | ۳۔ اسم مفعول | ۴۔ صفت مشبہ |
| ۵۔ اسم تفضیل | ۶۔ مصدر | ۷۔ اسم مضاف | ۸۔ اسم تام مہم |
| ۹۔ اسم فعل | ۱۰۔ اسم شرط جازم | | |

۱۔ اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جو مصدری معنی سے عارضی طور پر متصف ہو جیسے ناصِرٌ (مدد کرنے والا)

اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل فعل معلوم کا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہے تو سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے

اسم فاعل کے عمل کی شرطیں:

اسم فاعل پر اگر "ال" اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جَاءَ الضَّارِبُ أَبُوهُ

اور اگر اس پر "ال" اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم فاعل کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم فاعل ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔ مسند الیہ پر جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا، اِنَّ زَيْدًا ضَارِبًا أَبُوهُ عَمْرًا

۲۔ موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا

(۱) اسم مبالغہ، اسم فاعل ہی کی ایک صورت ہے، آسانی کے لیے اس کو الگ ذکر کیا گیا۔

۳۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَيْدٌ ضَارِبًا أَبُوهُ عَمْرًا

۴۔ نفی پر جیسے مَا ضَارَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

۵۔ استفہام پر جیسے أَضَارِبُ زَيْدٌ عَمْرًا^(۱)

فائدہ: یہ دونوں شرطیں مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے ہیں، فاعل اسم ظاہر کو رفع دینے کے لیے صرف اعتماد کی شرط ہے اور فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی معمولات میں اسم فاعل بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے

۲۔ اسم مبالغہ

اسم مبالغہ: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس میں مصدری معنی زیادتی کے ساتھ موجود ہو جیسے غَفَّارٌ (بہت زیادہ مغفرت کرنے والا)

اسم مبالغہ کا عمل: اسم مبالغہ فعل معلوم کا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہے تو سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

اسم مبالغہ کے عمل کی شرطیں:

اسم مبالغہ پر اگر ”ال“ اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جَاءَ الضَّرَابُ أَبُوهُ

عَمْرًا اور اگر اس پر ”ال“ اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:

(۱) اسم مبالغہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم مبالغہ کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم مبالغہ ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔ مسند الیہ پر جیسے زَيْدٌ ضَرَّابٌ أَبُوهُ عَمْرًا، إِنَّ زَيْدًا ضَرَّابٌ أَبُوهُ عَمْرًا

۲۔ موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَرَّابٌ أَبُوهُ عَمْرًا

۳۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَيْدٌ ضَرَّابًا أَبُوهُ عَمْرًا

(۱) بعض اوقات اسم فاعل سے پہلے ان پانچ چیزوں میں سے کوئی محذوف ہوتا ہے جیسے بِاطَالِعًا جَبَلًا یہاں طَالِعًا اسم فاعل سے پہلے موصوف رَجُلًا محذوف ہے اس لیے اسم فاعل نے جَبَلًا کو نصب دیا ہے۔

۴۔ نفی پر جیسے مَا ضَرَّابٌ زَيْدٌ عَمْرًا

۵۔ استفہام پر جیسے أَضَرَّابٌ زَيْدٌ عَمْرًا

فائدہ: یہ دونوں شرطیں مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے ہیں، فاعل اسم ظاہر کو رفع دینے کے لیے صرف اعتماد کی شرط ہے اور فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی معمولات میں اسم مبالغہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے

۳۔ اسم مفعول

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر مصدری معنی واقع ہو جیسے مَنصُورٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)

اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی چیزوں کو نصب دیتا ہے اسم مفعول کے عمل کی شرطیں:

اسم مفعول پر اگر ”ال“ اسم موصول داخل ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے جَاءَ الْمَضْرُوبُ غَلَامُهُ اور اگر اس پر ”ال“ اسم موصول داخل نہیں ہے تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں (۱) اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو

(۲) اسم مفعول کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو یعنی اسم مفعول ان پانچ میں سے کسی ایک کے

بعد واقع ہو:

۱۔ مندا لیہ پر جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غَلَامُهُ، إِنَّ زَيْدًا مَضْرُوبٌ غَلَامُهُ

۲۔ موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ مَضْرُوبٌ غَلَامُهُ

۳۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَيْدٌ مَضْرُوبًا غَلَامُهُ

۴۔ نفی پر جیسے مَا مَضْرُوبٌ غَلَامٌ زَيْدٌ

۵۔ استفہام پر جیسے أَضْرُوبٌ غَلَامٌ زَيْدٌ

۴۔ صفت مشبہ

صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع لازم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جو مصدری معنی کے ساتھ ہمیشہ یا دیر تک متصف ہو جیسے کَرِیم (ایک نئی مرد)

صفت مشبہ کا عمل: صفت مشبہ فعل لازم کا عمل کرتا ہے

صفت مشبہ کے عمل کی شرط:

صفت مشبہ کے عمل کی شرط یہ ہے کہ اس کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتقاد ہو یعنی صفت مشبہ ان پانچ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو:

۱۔ مندا لیہ پر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ، إِنَّ زَیْدًا حَسَنٌ وَجْهُهُ

۲۔ موصوف پر جیسے جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

۳۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَ زَیْدٌ حَسَنًا وَجْهُهُ

۴۔ نفی پر جیسے مَا حَسَنٌ وَجْهُ زَیْدٍ

۵۔ استفہام پر جیسے أَحَسَنٌ وَجْهُ زَیْدٍ

صفت مشبہ کا استعمال: صفت مشبہ کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

۱۔ ”ال“ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ الْحَسَنُ وَجْهُهُ

۲۔ اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

۳۔ ”ال“ اور اضافت دونوں کے بغیر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

صفت مشبہ کا معمول: صفت مشبہ کا معمول کبھی مرفوع ہوتا ہے، کبھی منصوب ہوتا ہے اور کبھی مجرور ہوتا ہے

اگر مرفوع ہے تو صفت مشبہ کا فاعل ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

اگر مجرور ہے تو صفت مشبہ کا مضاف الیہ ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

اگر منصوب ہے تو پھر اگر نکرہ ہے تو صفت مشبہ کی نسبت سے تمیز ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا اور اگر

معرفة ہے تو مفعول کی مشابہت کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ

۵۔ اسم تفضیل

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جسے فعل مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے تاکہ اس شخص یا چیز کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسرے کی نسبت زیادہ ہو جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ (زید خالد کی نسبت زیادہ جاننے والا ہے)

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل کا عمل دو طرح ہے: ۱۔ عمل رفع ۲۔ عمل نصب
عمل رفع: اسم تفضیل ضمیر مستتر کو رفع دیتا ہے (۱)

عمل نصب: اسم تفضیل مفعول بہ، مفعول مطلق اور مفعول معہ میں عمل نہیں کرتا اور باقی منصوبات کو نصب دیتا ہے
اسم تفضیل کا استعمال:

اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے

(۱) مَنْ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا ضروری ہے
جیسے الزَيْدُونَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

(۲) "ال" کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَفْضَلُ اس صورت میں اسم تفضیل کو اپنے موصوف (۲) کے مطابق لانا ضروری ہے جیسے الزَيْدَانِ اَفْضَلَانِ

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ اس صورت میں اگر اضافت نکرہ کی طرف ہے تو مفرد مذکر لانا ضروری ہے (۳) جیسے الزَيْدَانِ اَفْضَلُ رَجُلَيْنِ

اور اگر اضافت معرف کی طرف (۴) ہے تو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے اور موصوف کے مطابق لانا بھی جائز ہے جیسے
الزَيْدُونَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ یا اَفْضَلُوا الْقَوْمِ

(۱) ضمیر منفصل اور اسم ظاہر کو ایک خاص صورت میں رفع دیتا ہے جس کی تفصیل نحو کی بڑی کتابوں میں ہے

(۲) موصوف سے مراد معنوی موصوف ہے جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ میں زید مبتداء ہے لیکن معنی وہ اسم تفضیل کا موصوف ہے

(۳) اس صورت میں مضاف الیہ کا موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے

(۴) اس صورت میں کتب نحو نے کچھ تفصیل اور بھی ذکر کی ہے لیکن آسانی کے لیے یہاں ہدایہ النحو کی تفصیل پر اکتفاء کیا گیا

اسم تفضیل کی بناء:

اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے بنتا ہے جن میں رنگ اور عیب کا معنی نہیں ہوتا، رنگ اور عیب والے ابواب سے اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب سے اسم تفضیل نہیں بنتا اگر ان ابواب سے اسم تفضیل کا معنی مطلوب ہو تو باب کے مصدر سے پہلے اَشْدُّ یا اَكْثَرُ جیسے الفاظ لگاتے ہیں اور مصدر کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جیسے اَلْوَرْدُ اَشْدُّ حُمْرَةً مِنَ الرُّمَّانِ، زَيْدٌ اَشْدُّ اِكْرَامًا مِنْ خَالِدٍ

۶۔ مصدر

مصدر: وہ اسم ہے جو صرف مصدری معنی بتائے اور اس سے فعل بنایا جاتا ہو جیسے نَصَرَ مصدر کا عمل: مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا مصدر کے عمل کی شرط:

مصدر کے عمل کی یہ شرط ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو لہذا اَضْرَبْتُ ضَرْبًا زَيْدًا میں ضَرْبًا مصدر عمل نہیں کرے گا۔

مصدر کا استعمال: مصدر کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

- ۱۔ کبھی اضافت کے بغیر ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا
- ۲۔ کبھی فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا
- ۳۔ کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ عَمْرٍ وَ زَيْدٍ

۷۔ اسم مضاف

اسم مضاف: وہ اسم ہے جس کی طرف حرف جر مقدر کے واسطے سے نسبت کی جائے جیسے كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) میں كِتَابُ

مضاف کا عمل: مضاف اپنے مضاف الیہ کو جردیتا ہے جیسے كِتَابُ زَيْدٍ

۸۔ اسم تام مبہم (۱)

اسم تام مبہم: وہ مبہم اسم ہے جس کی (اپنی موجودہ حالت میں) اضافت نہ ہو سکے
اسم کے تام ہونے کی صورتیں:

اسم چار چیزوں سے تام ہوتا ہے: (۲)

۱۔ اسم تنوین سے تام ہو، چاہے تنوین لفظی ہو جیسے عِنْدِي رِطْلٌ زَيْتًا یا تقدیری ہو جیسے عِنْدِي أَحَدٌ

عَشْرَ كِتَابًا

۲۔ اسم نون تنزیہ سے تام ہو جیسے عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا

۳۔ اسم نون ملحق بہ جمع مذکر سالم سے تام ہو جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا

۴۔ اسم اضافت سے تام ہو جیسے عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زَيْدًا

اسم تام مبہم کا عمل:

اسم تام مبہم تمیز عن المفرد کو نصب دیتا ہے جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا

۹۔ اسم فعل

اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل کرے جیسے هَيَّهَاتَ بِمَعْنَى بُعَدَ (دور ہوا)

اسم فعل کا عمل: اسم فعل جس فعل کے معنی میں ہوتا ہے اسی کا عمل کرتا ہے جیسے هَيَّهَاتَ يَوْمَ الْعِيدِ، رُوَيْدَ زَيْدًا

(۱) اسماء کنایہ از عدد (کم، کذا، کائین) بھی اسم تام بہ تنوین تقدیری میں شامل ہیں اس لیے عوالم میں ان کو الگ شمار نہیں کیا گیا۔

(۲) کبھی اسم بذات خود تام ہوتا ہے اور یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے ضمیر مبہم جیسے زَيْدٌ رَجُلًا اسم اشارہ جیسے مَا ذَاكَ أَرَادَ اللَّهُ بِهِذَا مَثَلًا

۱۱۔ اسم شرط جازم

اسم شرط جازم: وہ اسم ہے جو دو فعلوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے، پہلا فعل دوسرے کا سبب ہوتا ہے، پہلے کو شرط

دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے مَنْ يَجْتَهِدْ يَنْجَحْ

اسماء شرط جازمہ گیارہ ہیں:

۱. مَنْ	۲. مَا	۳. مَهْمَا	۴. اِذَا	۵. اَيَّ
۶. حَيْثُمَا	۷. اَيْنَمَا	۸. اَيْنَ	۹. اَنَّى	۱۰. مَتَى
۱۱. اَيَّانَ				

اسم شرط کا عمل: اسم شرط دو فعلوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے جیسے مَنْ يَجْتَهِدْ يَنْجَحْ جو محنت کرے گا

کا میاب ہوگا۔

عوامل معنویہ کا بیان

عامل معنوی دو ہیں: ۱۔ مبتداء اور خبر کا عامل ۲۔ فعل مضارع کا عامل رافع

مبتداء اور خبر کا عامل:

مبتداء اور خبر کا عامل ابتداء ہے یعنی ان کا عامل لفظی سے خالی ہونا ان کا عامل ہے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

فعل مضارع کا عامل رافع:

فعل مضارع کا عامل ناصب اور عامل جازم سے خالی ہونا اس کا عامل رافع ہے جیسے يَنْصُرُ

حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتے، جیسے: اَزَيْدَ قَسَائِمٌ میں ہمزہ حرف غیر عامل ہے کیونکہ اس نے زید اور قائم میں کوئی عمل نہیں کیا۔

حروف غیر عاملہ کی تقسیم

حروف غیر عاملہ کی مشہور قسمیں درج ذیل ہیں:

۱۔ حروف عطف	۲۔ حروف نداء	۳۔ حروف مصدریہ	۴۔ حروف استفہام
۵۔ حروف شرط غیر جازمہ	۶۔ حروف تفسیر	۷۔ حروف تنبیہ	۸۔ حروف جواب
۹۔ حروف عرض و تخصیض	۱۰۔ حرف توقع	۱۱۔ حرف ردع	۱۲۔ نون تنوین

۱۔ حروف عطف: حروف عطف نو ہیں:

۱. وَاو ۲. فاء ۳. ثُمَّ ۴. حَتَّى ۵. اَوْ ۶. اَمْ ۷. لَا ۸. بَلْ ۹. لَكِنْ

جیسے جاء زید وعمرو، اكلت السمكة حتى رأسها

۲۔ حروف نداء: حروف نداء پانچ ہیں:

۱. يَا ۲. اَيَا ۳. هَيَا ۴. اَيُّ ۵. همزہ مفتوحہ جیسے یا زید

۳۔ حروف مصدریہ:

وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں یہ تین حروف ہیں:

۱. مَا ۲. اَنَّ ۳. لَوْ

۱۔ ما: مصدریہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ما مصدریہ ظریف، جیسے: وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا

۲۔ ما مصدریہ غیر ظریف، جیسے: آمَنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ

۲- اَنْ: مصدر یہ جب ماضی پر داخل ہو تو غیر عامل ہوتا ہے جیسے سَرَّيْتُ اَنْ نَجَحْتُ (تمہاری کامیابی نے مجھے خوش کر دیا) اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو نصب کا عمل کرتا ہے جیسے اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)

۳- لَوْ: بھی مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے جیسے وَدُّوا لَوْ تَدَّهِنُ

۴- حروف استفہام:

وہ حروف ہیں جو مخاطب سے کسی بات کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دو حرف ہیں:

۱. همزہ ۲. هل

۵- حروف شرط غیر جازمہ:

یہ چار حروف ہیں: ۱. لو ۲. لولا ۳. اَمَّا ۴. اِذَا

۱- لو: اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شرط نہ ہونے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جا رہی ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

۲- لولا: اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شرط ہونے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جا رہی ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ^(۱)

۳- اَمَّا: ماقبل کے اجمال کی تفصیل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے

جیسے اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ

۴- اِذَا: (۲) حرف ہے اور اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہے جیسے اِذَا تَضَرَّبَ اَضْرَبَ

(۱) لولا جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مبتداء مذکور ہوتا ہے، خبر محذوف ہوتی ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ

(۲) بعض کے نزدیک یہ اسم ہے اور ظرف زمان ہے لیکن صحیح قول کے مطابق یہ حرف ہے اور اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہے۔

۶۔ حروف تفسیر:

وہ حروف ہیں جو کسی بات کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دو حرف ہیں:

۱: اِی ۲: اَنْ

اِی حرف تفسیر کا مابعد ترکیب میں ماقبل کے لیے عطف بیان یا بدل بنتا ہے جیسے عِنْدِیْ غَضَنْفَرٌ اِیْ اَسَدٌ اور اَنْ تفسیر یہ کی مثال جیسے فَاَوْحَيْنَا اِلَیْهِ اَنْ اصْنَعْ الْفُلْکَ

۷۔ حروف تنبیہ:

وہ حروف ہیں جو مخاطب کو متنبہ اور بیدار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یہ تین حروف ہیں:

۱. اَلَا ۲. اَمَّا ۳. هَا جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ

۸۔ حروف جواب:

وہ حروف ہیں جو کسی کلام کے جواب میں استعمال ہوتے ہیں، اور یہ پانچ حروف ہیں:

۱۔ نَعَمْ ۲۔ بَلٰی ۳۔ اَجَلٌ ۴۔ اِی ۵۔ جَیْرٌ

۹۔ حروف عرض و تحفیض:

عرض کا معنی ہے نرمی کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا اور تحفیض کا معنی ہے سختی اور تاکید کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا، عرض و تحفیض کے لیے پانچ حروف استعمال ہوتے ہیں:

۱. اَلَا ۲. اَلَّا ۳. هَلَّا ۴. لَوْلَا ۵. لَوْمًا جیسے هَلَّا قَرَأْتَ الدَّرْسَ

۱۰۔ حرف توقع:

یہ صرف حرف قد ہے اور اس کے مشہور معانی چار ہیں

۱۔ توقع یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کے وقوع کی امید اور اس کا انتظار ہے جیسے قَدْ یَنْجَحُ زَیْدٌ

۲۔ تقریب یعنی ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے جیسے قَدْ قَامَ زَیْدٌ

۳۔ تقلیل یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کا وقوع کم ہے جیسے قَدْ یَصْدُقُ الْکَذُوْبُ

۴۔ تحقیق یعنی مابعد میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ رَزَقَهَا

۱۱۔ حرف ردع:

ردع کا معنی ہے روکنا اور جھڑکنا، اس معنی کے لیے صرف کَلَّا استعمال ہوتا ہے جیسے: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ

۱۲۔ نون تنوین:

وہ ساکن نون ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے تابع ہو (۱) اور تاکید کے لیے نہ ہو جیسے زَيْدٌ

تنوین کی تقسیم

اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ تنوین تمکین: جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَيْدٌ قَاعِدٌ

۲۔ تنوین تنکیر: جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (۲)

۳۔ تنوین عوض: یہ وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض ہوتی ہے جیسے مَرَزْتُ بِكُلِّ آيٍ بِكُلِّ وَاحِدٍ، يَوْمَئِذٍ آيٌ يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذًّا اور کبھی یہ تنوین حرف کے عوض بھی ہوتی ہے جیسے ذَوَاعٍ میں تنوین یاء کے عوض ہے۔

۴۔ تنوین مقابلہ: یہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں لائی جاتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٍ کی تنوین مُسْلِمُونَ کے نون کے مقابلے میں ہے۔

تم کتاب تعلیم النحو بتوفیق اللہ تعالیٰ و عونہ

فالحمد للہ علی ذلک

(۱) حرکت کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب حرکت موجود ہوتی ہے تو تنوین موجود ہوتی ہے اور جب حرکت حذف ہو جاتی ہے تو تنوین بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے حالت وقف میں۔

(۲) رَجُلٌ کی تنوین تمکین اور تنکیر دونوں کے لیے ہے، اور تنوین تنکیر اسم فعل پر بھی داخل ہوتی ہے جیسے صَبَّ

کتاب کے اہم مراجع و مصادر

۱. القرآن الکریم
۲. الايضاح شرح المفصل لابن الحاجب
۳. شرح ابن عقيل
۴. همع الهوامع
۵. شرح الرضى على الكافيه
۶. شرح التصريح على التوضيح للشيخ خالد الازهرى
۷. شرح الاشمونى على الفية ابن مالک
۸. حاشية الصبان على شرح الاشمونى
۹. شرح المفصل لابن يعيش
۱۰. جامع الدروس العربيه
۱۱. النحو الوافى للشيخ حسن
۱۲. موسوعة النحو والصرف والاعراب
۱۳. التطبيق النحوى
۱۴. شرح شذور الذهب
۱۵. شرح قطر الندى وبل الصدى
۱۶. مغنى اللبيب لابن هشام
۱۷. شرح قواعد الاعراب للشيخ زاده

۱۸. نتائج الافکار فی شرح الاظهار
۱۹. ترکیب کافیہ لزرینی زاده
۲۰. فیض النحو (مولانا شیر افگن ندوی)
۲۱. نحو میر و شروع نحو میر
۲۲. جهد قصیر شرح نحو میر

یادداشت

<https://blarsenizaniibooks.wordpress.com/>

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>